جھروکے
جمیل ملک

(گیت)

جمیل ملک

۱۹۳۶ء تا ۱۹۹۷ء

سرورق: بشیر موجد
کمپوزنگ: اختر شیخ
تعداد: پانچ سو
اشاعت (طبع اول) دسمبر ۱۹۹۷ء
طابع: فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی
ناشر: نوید پبلشرز، این ر222، پراچہ سٹریٹ، راولپنڈی
قیمت: 180 روپے

انتساب

اپنے پیارے دوست احمد شمیم کے نام
جو اپنے خوب صورت گیتوں کی طرح ہمیشہ ہمیشہ
کرن کرن کے ساتھ دلوں میں اترتا اور جگمگاتا
رہے گا

فہرست

○○○○○

اجالا

جمیل ملک کے گیت پر بات کرنے سے پہلے مجھے گیت کی تاریخ کو ترتیب دینا ہو گا۔
کیونکہ جمیل ملک نے اپنے ایک گیت کے توسط سے خود ہی یہ سوال اٹھایا ہے۔

ہر موسم ہے تن من میں   سو رنگ ہیں ایک لگن میں
ہر پل میں کئی زمانے   ہر بات میں لاکھ فسانے
میں کیا کیا بھید بتاؤں
میں کون سا گیت سناؤں

تو سنئے جمیل ملک جی! زمانوں کی نیلی گھپاؤں اور داستانوں کی کندنی کتھاؤں میں آپ جس چیز کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس کی مختصر کہانی اور راج دھانی کچھ یوں ہے............ برصغیر پاک و ہند کی اصنافِ سخن میں گیت سب سے قدیم صنفِ سخن ہے۔ عہدِ آفرینش کا انسان جب کوہساروں کی ویران غاروں سے' وحشت اور دہشت کے خوف کو تیاگ کر' جنگل کی بہاروں کے گوشواروں میں آیا' تو اس نے اپنے سواگت کے لئے نشیلے نظاروں اور جنگلی پھولوں کی مہکاروں کو کھڑے ہوئے پایا۔ اس نے پرندوں کی چہکار سے کہانیاں اور پانیوں کی دھار سے روانیاں چنیں.......... چاندنی نے اس کے لئے چندرتا اور سرمدی سویروں نے اس کے لئے سندرتا بنی' ہوا کی اٹھکیلیوں سے اس نے پہیلیاں اکٹھی کیں' اپنے اظہار اور اپنے جیون کے شمار کے لئے............شانتی' شوبھا' آنند اور آشا کو بیدار اور ہموار رکھنے کے واسطے..........
تب لفظ ایجاد اور گیت کے کلیان میں ڈھلنے کے لئے آباد ہوا۔ پہلے اسے رگ وید نے سہارا دیا۔ پھر ایک شاعرپال کرشن راؤ نے اپنے ایک ترجمہ کے ذریعے اس سے لشکارا لیا۔

گیت جب پہلے پہل گایا گیا تھا

بدھی کے ہر موڑ پر بھولا بھٹکا
جھاڑیوں میں دار تشنکتا کی اٹکتا
مکتی ہو ..... سندیش اس دن آدمی کا
آدمی کے پاس پہنچایا گیا تھا

گیت برصغیر کے ہر دیش اور بدیش میں سدا سندیش پہنچاتا رہا ہے...... دکھ' سکھ .... عبادت اور ارادت کے سندیش........ موہ' ملن اور محبت کے سندیش........ مندروں' مسجدوں' شوالوں' شاہی درباروں اور جوئے باروں کے اجالوں کی وساطت سے........ کبھی شارنگ دیو' کبھی امیر خسرو' کبھی گائیک گوپال اور کبھی تان سین کے ساجیو میں........ڈاکٹر وزیر آغا اپنی کتاب "اردو شاعری کے مزاج" میں گویا ہیں "کہ جب آریائی اقوام وادی سندھ کے راستہ سے برصغیر میں داخل ہوئیں تو ان کا واسطہ مقامی قوموں سے پڑا جو ان کے مقابلہ میں کم زور اور بے ٹھور ثابت ہوئیں اور آرین کی یلغار کے حصار سے بھاگ کر گنگا اور جمنا کے دوابوں کی طرف بڑھ گئیں........ کہ یہ دوابے اس وقت تک آرین کی ماڑ دھاڑ کے خرابوں سے محفوظ تھے"۔ یہ اقوام نہ صرف گنگا اور جمنا کے جہانوں اور میدانوں تک ہی سربند رہیں بلکہ ادھر کے مختلف استانوں میں دو چند ہوئیں۔ وہاں کی زبانوں کا جب ادھر کی زبانوں سے ملاپ ہوا تو ایک نئی زبان کا جاپ' الاپ میں آیا' جسے دکنی یا ہندی کے نام سے دوام ملا۔ ہندی گیت کا اعجاز یہیں سے آغاز ہوا۔ گیت کا پہلا شاعر کام سرہا ہے۔ اس نے رزمیہ اور بزمیہ دونوں قسم کے گیت لکھے' کام سرہا ......نے مالوہ کے راجہ بھوج کی بیٹی راج متی اور سانبھر کے راجہ بسیل دیو کے موہ اور ملن کا قصہ ہندی زبان ہی میں بیان کیا ہے۔ اس میں دیگر شعری شبھ کے لئے علاوہ گیت کی بھی شوبھائیں ملتی ہیں..............

کان کنڈل گلے مال سمن کی بین بجاوت شدھ ہرے من کی
بانورا من اج بھیو آنند سورھ 'بدھ سگری بسری تن کی
کان کنڈل گلے مال سمن کی

واضح رہے کہ کام سرہا کے ہنگام تک گیت کے یہ بول زمانوں کے دھندلے دہانوں سے پھسلتے ہوئے سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچے ہیں۔ انہیں آج بھی قدیم اور جدید گویے راگ مالکوس کی بندش میں گا رہے ہیں۔برصغیر کی بہت ساری سلطنت۔ پہلے آریائی اقوام اور پھر مسلمان بادشاہوں کے نظام میں آ چکی تھی...... یہی وجہ ہے کہ زبان اس وقت تک نہایت

آسان ہو کر پروان چڑھ رہی تھی۔ اس میں پنجابی، گجراتی، راجستھانی، فارسی اور عربی وغیرہ کے الفاظ....... غماز ہو رہے تھے۔ سنگیت اور گیت کے پرانے گرنتھوں کو پڑھنے سے ان زبانوں کے الفاظ آسانی سے ذہن کے دمساز ہو جاتے ہیں۔ پہاڑی راگ کے بولوں کی ایک بندش جسے قدیم اور جدید گوویوں نے گایا ہے۔

مونجو بھروسا جانی تیرا

دغے باز ماہنوا .... بھروسا کیتا تیرا

امیر خسرو کے ایجاد کردہ کلیان ٹھاٹھ کے ایک راگ ایمن کلیان کے کچھ بول....... مگر پہلے معمولی وضاحت....... تان سین کی مت میں ہے، شدھ کلیان اور بلاول کو ملا کر ایمن کلیان بنایا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی میں تینوں راگوں کا ثبوت ملنا چاہیے۔ یہ راگ سمپورن ہے (آٹھ سر کا راگ) اور آنے اور جانے میں ساتوں سر لگتے ہیں۔ گا... ما ... پا ... رے ... سا شدھ کلیان کا عکس اور رقص ہے۔ باقی سر ایمن کے ہیں۔

آروھی (اوپر جانے کی سپتک) سا.. رے.. گا.. ما.. پا.. دھا.. نی.. سا

امروھی (نیچے آنے کی سپتک) سا.. نی.. دھا.. پا.. ما.. گا.. رے.. سا

طبلہ پر اس کے ساتھ تین تال کی سنگت ہوتی ہے

تَا.. دِھن..دِھن.. نَا.... نَا.. تِن.. تِن.. نَا.....نَا.. دِھن.. دِھن....

بول گُئی جانور گُئی پہچانور گُئی نین سوبڑور گُئی گُئی نہ کرور چیت دھرور دھیان کرور مورکھ بانورےر جب کرتار کی مہر عنایت ہور تب گُنی لے سانچی تان

اس گیت پر پتر ادر چھتر چھند کے ہیں۔ یہ کٹھن ا کیٹھور گیت دینے کا مقصد یہ ہے کہ گیت نے سدا اپنی ضرورتیں اور مہورتیں پوری کیں۔ ہر استھان اور ہر نردبان پر .... زبان اور بیان کے اعتبار سے .... مہاکوی تلسی داس، جس نے رامائن ایسی مذہبی شاستر لکھی۔ اس کے دوہوں کی کتاب "دوہا ولی" پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ پنجابی اور فارسی کے الفاظ تب ہندی زبان کے رخت راز بن چکے تھے۔

صاحب سے سیوک بڑو....جوتج دھرم ستان.......رام باندھی اترے اودھی۔ لانگھ گیئو ہنومان (گرو سے چیلا بڑھ جاتا ہے، رام جی تو دریا کے پل کو پھلانگ کر پار اترے مگر ہنومان۔ رام جی کو پھلانگ کر اس طرف چلے گئے)

(برش بسو ہر شب کرت، ببرت تاپ مکھ پیاس ...... تلسی دوش نہ جلد کو جو جل

سور داس

(رش ہو شب میرے نین میں برستا ہے مگر اس میں بادل (آنکھ) کا کیا قصور، اسے تو بہر حال ان کو برسنا ہے)

ہندو کویوں کے ساتھ ساتھ مسلمان شعرا کا بھی بڑا حصہ ہے۔ یہاں میں "پدماوت" کے مصنف ملک جائسی ۱۵۴۰ عیسوی، بھگت کبیر ۱۳۸۸ عیسوی اور عبدالرحیم خانخاں رحمن ۱۶۰۵ عیسوی کے گیتوں کی بجائے ان کا ایک ایک دوہا نقل کروں گا کہ ہندی زبان کو آسان کرنے کے لئے انہوں نے کتنی اعلیٰ پہچان اور رسان سے کام لیا۔

پی تے کہو سندیسڑا ہے بھونرے ہے کاگ
سو دھنی برہے جری مری تہی کا دھواں ہم لاگ

جائسی

(ہے بھونرے! ہے کاگ میرے پریتم سے کہنا کہ ہم یوں ہی سیاہ نہیں ہو گئے۔ ہم تیری پریتما کے ساتھ مس ہو کر آئے ہیں جو تیرے وجوگ میں جل جل کر کالی ہو گئی ہے)

لالی مورے لال کی جت دیکھوں تت لال
لالی دیکھن میں چلی میں بھی ہو گئی لال

کبیر

(میرے پریمی کا رنگ جدھر سے دیکھوں اُدھر سے دکھائی دیتا ہے۔ جب جب بھی میں اسے دیکھوں، تب تب اس کے رنگ میں رنگ جاتی ہوں)

امیر خسرو بھی اپنے ایک گیت میں یہی کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں....

چھاپ تلک سب چھینی رے موسے نیناں ملا کے، نیناں ملا، سینہ لڑا کے......اپنی سی کر لینی رے....موسے نیناں ملا کے،ر خسرو نجام کے بل بل جاؤں۔ موہے سہاگن کینی رے ......موسے نیناں ملا کے (شام کلیان)

اب رحمن گاڑھی پڑی گاڑھے دو دو کام
سانچے تو جگ نہیں، جھوٹے ملے نہ رام

رحمن

(رحمن بڑی مشکل آن پڑی ہے، دو دو کام کیسے ہوں۔ سچ بولوں تو دنیا ہاتھ سے نکلتی ہے، جھوٹ بولوں تو رام کا دامن چھوٹتا ہے)

جس زبان کی ترویج و طاقت کے لئے ہندو کویوں اور سنگیت کاروں نے مسلمان شاعروں اور موسیقاروں کے شانہ بشانہ...... روزوشبانہ کشٹ کیا' اسے بعض متعصب ہندوؤں نے ہمیشہ بھرشٹ جانا۔ اپنی زبان سم کرت (پاک بولی) کو اس ناپاک بولی سے سدا الگ رکھا۔ اور اس زبان میں لکھنے کو معاشرتی تعزیر بھگت کبیر اور تلسی داس ایسے فقیر شعرا کے لئے بھی ظہیر کی۔ حالانکہ اس وقت تک مسلم معاشرہ کی پور سچائیاں اور پارسائیاں ہندو سماج اور رواج میں رچ بس چکی تھیں اور بعض مسلمان بادشاہ تو ہندو کانتاؤں کو اپنی حرم سرا کی چندر تائیں بھی بنا چکے تھے...... جیسے گجرات کی رانی کملا دیوی مسلمان بادشاہ علاء الدین خلجی کی ملکہ تھی اور کملا دیوی کی بیٹی دیول دیوی علاء الدین خلجی کے بیٹے " خضر خان کی بیوی تھی' یا اکبر کی زوجیت میں جودھا بائی ایسی عظیم عورت آئی جس نے جہانگیر جیسے عادل اور فاضل بادشاہ کو جنم دیا۔ کملا اور دیول دیوی ایسی مہربان رانیوں کے توسط ہی سے گوپال ایسے انت کوی اور نائک کو علاء الدین کے دربار میں رسائی ملی۔ اور جودھا بائی کی کرم فرمائی ہی سے ریاست ریوان کے کوی اور گائیک ترلوچن داس کو سمراٹ تان سین کا خطاب ملا اور اکبر کے نورتنوں میں شامل ہوا۔ مگر بعض متعصب ہندوؤں نے یہ سب گوارا نہ کیا اور وہ یہی آشکارا کرتے رہے کہ مسلمان حملہ آور جب بھی سرزمین ہند میں داخل ہوتے تھے' ان کے مذہبی' عملی اور ثقافتی صحیفے جلا دیا کرتے تھے حالانکہ بات اس کے برعکس ہے...... ہندو ودیار تھی یا تو اپنی ودیا کے گرنتھوں کو خود جلا دیتے یا پھر ان خزینوں کو زمین کے دفینے بنا دیتے کہ مسلمان علما اور فضلا ان سے استفادہ نہ کر سکیں۔ اس کم نگاہی کی ایک گواہی یہ ہے کہ جب نائک گوپال اور امیر خسرو علاء الدین خلجی کے دربار میں ایک دوسرے کے بالمقابل گائے' تو نائک گوپال نے اس وجہ سے اپنی ہار مان لی کہ وہ مورچھنا پدھتی کے سر سنگھار اور اس کی شرتیوں کو امیر خسرو پر اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں امیر خسرو مورچھنا پدھتی (ہندی موسیقی کا مخرج) کے بھید بھاؤ کو اپنے ذہنی سبھاؤ میں نہ لے آئیں' حالانکہ امیر خسرو کی پیدائش ہندوستان ہی کی سرزمین پر ہوئی' ان کی جائے ولادت کا مقام ضلع ایٹہ کا ایک گاؤں پٹیالی ہے' یہیں سے ۱۲۲۵ء میں گیت اور سنگیت کی ایک نرالی دھارا...... تابدار ہوئی۔ امیر چونکہ فارسی نژاد تھے۔ اس لئے انہوں نے برج بھاشا اور سنسکرت ایسی زبانوں کے علاوہ عربی اور فارسی پر بھی عبور حاصل کرکے' انہیں گیت اور سنگیت میں دستور کیا۔ امیر نے متعدد بار یہ سعی کی کہ وہ مورچھنا پدھتی کے گوہر باروں کو ہندو موسیقاروں سے سیکھ لیں مگر وہ اس

میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر انہوں نے اپنی شاعرانہ ذہانت اور فنکارانہ فطانت سے مورچھنا بدھتی کی جگہ میل بدھتی کو مرتب کیا۔ ہندی اور فارسی راگوں کے اخراج اور اندراج کو ملا کر، جس سے راگوں کی کئی ایک رچنائیں اور پرچھائیں وجود میں آئیں۔ جو آج تک گیت اور سنگیت میں ممتاز اور لامتناہی انداز کی حامل ہیں۔ ہندی اور فارسی سروں سے ترتیب دیئے ہوئے ایک راگ "عشاق" کا وفاق دیکھیے۔ "عشاق، بسنت، سارنگ اور نوا سے مرکب ہے۔ اس کے چھ سُر اوپر جاتے ہیں اور چھ نیچے آتے ہیں۔ اس میں گندھار (سینے کا سُر) نہیں لگتا۔ سا سے پا تک سارنگ کی چال ہے اور پا سے سا تک بسنت کی ڈھال۔ اس کا وادی سر ما ہے اور سم وادی سا ہے۔

اروھی سا رے ما پا دھا نی سا

امروھی سا نی دھا پا ما رے سا

طبلے پر اس کی سنگت ایک تال کی ہے۔

گیت کے بول

سانچی دھر، سانچی مورن، سانچو راگ رسانچی تان

جو کوئی گاوے تال سُرن میں واکو گنی مان

تال سُرن بھید جانے، اکائی پہچانے

جو آپ کو جانے خسرو واکو بڑو گیان

طبلے کی سنگت۔ دِھن دِھن ردھاگے تِرکٹ رتو نا رکِت تا ردھاگے تِرکٹ ردِھن تا

گیت کی رونمائی ہی سنگیت کی دلربائی ہے۔ اگر گیت کے لفظ نہ ہوں تو سنگیت کی نہ ہی کوئی نمود ہے اور نہ ہی کوئی وجود۔ گیت ہی نے سنگیت کو اس کی ابدی عقل اور دائمی شکل سے آشنا کیا ہے۔ اگر سنگیت کے ساتھ گیت کی گت نہ ہو تو نہ ہی اس کی کوئی مت ہے اور نہ ہی کوئی پت، امیر کی یہ عطا ہے کہ انہوں نے۔ کہہ مکرنیوں ...... پہیلیوں اور دو سخنو کے ذریعہ سے گیت کی متعدد صورتوں کو اپنی ضرورتیں بنایا اور ساتھ ساتھ شادی بیاہ کی رسم و راہ کا اس کو گواہ کیا۔ اور اس ایسے بول...... ہنڈول کئے جو روح کی گہرائیوں سے اس کی پہنائیوں تک اترتے چلے گئے....... کاہے کو بیاہی بدیس رے سکھی بابل مورے (کھماچ) اور پھر انہوں نے برصغیر پاک و ہند کی رتوں کے مزاج کے راستے اور ان سے الوھی سنجوگ کے واسطے بھی ڈھونڈے، گیت اور اس کی ابدی جیت کے حوالے اور اجالے سے...... میا

مورے بابل کو بھیجو ری کہ ساون آیا' امیر صرف یہیں تک ہی محدود نہیں رہے' بلکہ انہوں نے اپنے مرشد کو بھی اپنی محبت کا معبود بنایا اور نیک نمود اور روپ رُود گیت لکھے۔

ارج سنو موری راج پیر مورے رچرن چھوٹے کی لاج راکھر مورے پیارے ر تمہیں تو بندھاؤ دھیرر مورے پیر..........

پہیلی: بال نچی کپڑے پھٹی' موتی لئے اتار....یہ بپتا کیسی ہے' جو ننگی کردی نار

بھٹا

کہہ مکرنی: سگری رین چھتیں پر راکھا رنگ رس سب وا کا چاکھا
بھور بھئی تب دیا اتار اے سکھی ساجن نہ سکھی ہار

ہار

دو سخنہ: پانی کیوں نہ بھرا۔ ہار کیوں نہ پہنا......گھڑا نہ تھا

یہ سب بول گیت ہی سے رنجیت کئے ہوئے ہیں اور میرا یہ دعوی ہے کہ اردو کے سب سے پہلے گیت نگار امیر خسرو ہیں۔ امیر نے گیت کو نہایت اعلی پیانے پر رس میت کیا ''نہ نیند نیناں' نہ انگ چیناں' نہ آپ آئے' نہ بھیجی پتیاں''۔ اپنے مضمون کی ابتدا میں میں نے لکھا ہے کہ گیت مندروں' مسجدوں' شوالوں' شاہی درباروں اور جوباروں کے وشالوں میں گایا گیا' تو کچھ غلط نہیں لکھا۔ پہلے پہل مندروں میں گیت دھرپد اور وشنوپد کی صورت میں گایا اور سنایا گیا۔ عبادت اور ارادت کے طور پر' ''دھرپد'' اور ''وشنوپد'' ہندوستانی موسیقی کی دو اشکال ہیں۔ جن کا انتم جمال تقریبا" ایک جیسا ہوتا ہے۔ راگ بسنت بہار کی ایک دھرپد سنئے...... کیتکی' گلاب' جوہی' چمپا بن پھولے' وشنوپد' میں صرف شیوجی مہاراج اور دیوی سرسوتی کی توصیف ہوتی ہے اور ''دھرپد'' میں محبوب کی سراپا نگاری کے علاوہ موسمیات کے رس کا عکس اور بادشاہوں کے جس (منقبت) کا رقص بھی' سطور اور دستور کیا جا سکتا ہے..........ترکماں حجرت اکبر آئیو راپ بلی رتپ بلی دنیا میں خدا کا سائیور حجرت اکبر آئیو...... کہتے ہیں کہ نائک بیج ناتھ کے ایک دھرپد پر خوش ہو کر شہنشاہ ہمایوں نے اس کے لئے خزانے کا منہ کھول دیا تھا....... امیر خسرو نے چلتا ہوا گیت' نائک بخشو' نائک حسینی' مان سنگھ تومر' گوپال' بیج ناتھ' جونپور کے سلطان حسین شرقی' جہانگیر کے درباری شاعر کوی رائے جگن ناتھ اور اکبر کے درباری گویے اور شاعر سمراٹ تان سین تک پہنچا......... جنہوں نے اسے خوب گایا اور نبھایا۔ وہیں کہیں یہ راجپوتانہ کی ایک راج کماری میرا بائی کے

روبرو ہوا۔ جو اپنے انگ اور سریر کے ساتھ مو بہ مو اس میں ڈھل گئی اور مندر کے سکھ سمندر میں اسے کرشن بھگتی کی شکتی سے سرفراز کیا۔ ''تیری رے میں تو پریم دوانی میرا درد نہ جانے کوئی'' ' دیکھو ری مورا جیا چرائے لئے جائے' مسجد میں اس نے اپنی وجاہت کی اس طرح وضاحت کی ''عبداللہ کے گوپال' ایشر ایسو دیال' عبداللہ کے گوپال''شاہی درباروں کے درباروں میں یہ یوں لب کشا ہوا ''محمد شاہ رنگیلے' گاوت آج پریم راگ' سر میں بڑے نشیلے' محمد شاہ رنگیلے'' اور جوئے بار کی کتھار میں یہ سر کے پورے سنگھار اور اس کے وقار سے گزرا ''ندیا کنارے تہارے آئی سنگنا' ایسے الجھ گئے اناڑی سجنا۔ ندیا کنارے تہارے آئی سنگنا'' گیت کی کئی ایک اصطلاحیں ہیں........ شاستر یہ گیت۔ عوامی گیت اور ادبی گیت وغیرہ۔ مگر میں تو اس کی ایک ہی اصطلاح سے واقف ہوں کہ اس کے بول کو من کی محرابوں سے اتر کر آتما کے خرابوں تک ہنڈول ہو جانا چاہئے' خواہ یہ مارواڑی میں ہو کہ راجستھانی میں' ہندی میں ہو کہ سندھی میں' سرائیکی میں ہو کہ پنجابی میں' ''ڈھولنا نیناں دے بوہے کھلے رہن دے'' (بھیرویں) درواجہ کھلا چھوڑ آئی اوری موری دیا۔ درواجہ......پیلو...... برصغیر پاک و ہند کے خطہ میں بسنے والے ہیں کہیں کہ عوام بھی ہوں۔ ان کی روحانی اور جسمانی وارداتیں ایک سی ہیں۔ جذبے اسی طرح لہر اور بحر ہوتے ہیں۔ گیت ان سبھی منطقوں میں ایک جیسی موج اور اوج کے ساتھ رہتا اور بہتا ہے۔ ''گھر آ جا گھر آئے بدرا سانوریا'' ڈولے جیا دھک دھک چمکے بجریا.......گھر آ جا۔ پرانے صوفیا کرام نے مذہب اسلام کو ہند میں نظام کرنے کے لئے گیت ہی میں اپنی شاعری کو اہتمام کیا۔ اس منشور سے کہ یہاں کے لوگوں تک اسلام کا سچا نور اور ظہور پہنچے۔ اس سلسلے میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت بختیار کاکی۔ حضرت نظام الدین اولیا۔ حضرت بہاء الدین ذکریا۔ حضرت فرید الدین گنج شکر اور حضرت بو علی قلندر کے نام نامی الہامی حیثیت رکھتے ہیں۔ ''جلی یاد کی کرنا ہر گھڑی......اک تل...... حضور سوں ٹلنا ناہیں' (فرید الدین گنج شکر) ان اولیائے کرام کی بارگاہوں میں گیت بنائے اور سنائے جاتے تھے۔ جنہیں سن کر اہل ہنود کے دلوں میں اسلام کی نمود پہنچتی اور ان کے وجود' اس روشنی کی طرف سر بسجود ہو جاتے کہ یہ زبان یہاں کے انسان کے وجدان میں پہلے سے موجود تھی۔ ان بزرگان دین میں کچھ تو خود شعر کہتے تھے کچھ اپنے مریدوں کو تلقین کرتے کہ وہ ہندی میں شعر کہیں۔ سلسلہ چشتیہ کے چند بزرگ اکابرین کے گیت

یوں باجن باجے رے' اسرار چھاجے...... صندل من میں دھمکے' رباب رنگ میں جھمکے
صوفی ان پر ٹھمکے

یوں باجن باجے رے۔ اسرار چھاجے

شیخ بہاء الدین باجن

۱۳۸۸ عیسوی

کیہو ہو چکی میرے پیو
بھوت دنن کا الجھے جیو

بادر خوب گھٹا گھر آوے تل دھارن کھی۔ جی کھڑی کھجائے
مور چکارے ہے بن باتی پسو' پنکھی سب تیرے راتی
کئی کئی بھانتو بھاؤ دکھاتے کیہو ہو چک میرے پیو
بھوت دنن کا اُلجھے جیو
بیر بہوٹی رنگ.... رُت میرے........ پیا گھر آؤ سویرے سویرے
کیہو ہو چک میرے پیو
بھوت دنن کا الجھے جیو

سید ہاشم علی العلوی

۱۶۴۹ عیسوی

اب گیت ہی کے وسیوو اور پرہیو میں شاہ میراں جی ۱۴۹۶ عیسوی سربند کیا ہوا ایک چھند سنئے

کبھی نہ رنگی مہندی رنگوں/ پھولوں باس نہ آیا/ رنگ نہ رنگیا ونتوں اس کے/ ر بھیمی نہ ہاروں کایا

کہے مجھ پر سہاگ اللہ کا/ ر چھٹ رہیا سہاوا/ ایکوں سر سہاوے دوجا/ رتم کو ناہیں ٹھاوا

اس کے رنگوں رنگی ساری/ ر دوجا رنگ نہ بانی/ راس کی باسا ہمرو باسا/ ر پھوں پھوکٹ کی آنی

ایسی باتیں کرے گن ونتی/ رمورکھ بوجھیں سودھ/ ریہی من آوے ہمارے/ ر چھند سوں سکھاوے بودھ

گیت ابتدا سے ہمارے ساتھ چل رہا ہے اور یقیناً" انتہا تک رہے گا۔ اصناف سخن میں جو مقام گیت کو دستیاب ہے وہ کسی اور شے کے باب میں کہاں آئے گا...... غزل' نظم' نغمہ'

رباعی، مسدس اور قطعہ کی حیثیت سے مجھے انکار نہیں مگر گیت کے سراج اور معراج کے دائرے ان سب سے مدھ ماک اور تابناک ہیں......گیت...... ٹھمری، دادرا، ہولی، ٹپہ، ماہیا، دھرپد، دھمار، ترانہ، سویا، چھند اور نکٹا میں ویسی ہی بہار دکھاتا ہے۔ جو کاغذ پر اپنے شبدوں کے وچار سے تابدار کرتا ہے۔ "انوکھا.....لاڈلا..... کھیلن کو مانگے چاند" ، لاگیں ناہیں تم بن نین۔ اب پیا بن آوت ناہیں چین، کاسے کہوں میں جی کی بتیاں۔ پی بن آوت ناہیں چین، پھر گیت کے منطقے اتنے وسیع ہیں کہ وہ اس سرزمین کے سبھی خطوں سے ملے ہوئے ہیں۔ "مورنی باغاں میں بولے ادھی رات ما..... چھنن چھن چوڑیاں چھنک گئی ہاتھ ما" اس گیت سے پنجاب اور سندھ کا منش بھی وہ اثر لے گا۔ جو مارواڑیا راجستھان کے انسان پر بیتے گا۔ مگر یہ جادو دوسری اصناف سخن سے باہر ہے۔ غزل، نظم، رباعی اور قطعہ وغیرہ کو پڑھنے والا ایک مخصوص طبقہ ہے اور ان کی ضوفشانی شہر تک ہی موج معانی ہے۔ مگر گیت کی کامرانی برصغیر کی سبھی وادیوں اور آبادیوں میں ایک جیسی ہے۔ امانت لکھنوی کی "اندر سبھا" کے گیت ہوں یا نوابؔ واجد علی شاہ کی راس رہس کے سنگیت۔ رنگ رلیاں.... کلین سنگ کرے بھنورا گنجار۔ پھولی پھلواری چمن وار کوئل کی کوک من ہوک اٹھے (واجد علی شاہ) جھولنا جھلائے کے رت ساون کی (امانت) گیت ہر جگہ جادواں ہے اور ہر جگہ کامراں۔ سرسوں کے کھلتے ہوئے کھیت کی طرح سچیت اور چت چیت...... کامرانی کی اس کہانی سے آغا حشر کی تھیٹریکل کمپنی نے بھی بڑی راجدھانی پائی ہے، چھا رہی کالی گھٹا.... جیا مورا لہرائے ہے، اے پپیہے کچھ تو بولو کیا تمہاری رائے ہے، چھا رہی کالی گھٹا...... "میگھ ملہار" گیت علامہ آرزو لکھنوی کی سریلی بانسری کی بدولت بھی صولت ہوئے اور عظمت اللہ کے سریلے بول، کی بنا پر بھی دلکشا، ہر سے دلنواز اور فتنہ ساز۔ گیت میں میرا جی کا نام بڑا سرجیت ہے اور اس نام کو ہمیشہ دوام ملتا رہے گا۔ میرا جی نے گیت کی پوری شباہت کو اس کی دستوری بادشاہت کے سپرد کیا۔ میرا جی کے بعد قیوم نظر نے گیت کو گیت کی اصلی رو اور ضو میں دیکھا اور اس میں علامت کے رنگ اور استعارے کے رنگ رچا کر، اسے ایک علیحدہ نظامت کے سپرد کیا۔ مجروح سلطان پوری، جمیل عظیم آبادی، اندرجیت شرما، اور قتیل شفائی نے دائمی اور قائمی گیت لکھے مگر یہاں مجروح سلطان پوری کے لئے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ انہوں نے گیت کو برصغیر پاک و ہند کی دھرتی کے اتنا قریب کر دیا کہ وہ اس کے رواجوں اور سراجوں کی نقیب بن گئی۔ صابر ظفر، نگار صہبائی اور ندا فاضلی کی بھی بڑی تعظیم اور تسلیم ہے، مگر میں

جن دو شعرا کے دستور کئے ہوئے گیت مذکور کرنا چاہتا ہوں' وہ مجید امجد اور مختار صدیقی ہیں۔ اگرچہ ان دونوں نے بہت ہی تھوڑے گیت لکھے مگر جس طرح یہ رس کی لہر میں بہے ہیں کوئی دوسرا اس طرح کہاں رہے گا۔ روپ نگر کی اکھیاں...... سکھیاں کیوں مسکائیں....(مجید امجد)...... نیا باندھو ری کنارے دریا۔ بدھیاں بیلے کی گوندھو۔ سکھی آؤ مرے گہنے لاؤ......نئی راتیں ہیں نرالا چاؤ۔ نیا باندھو ری کنارے دریا" (مختار صدیقی)۔ دور جدید میں گلزار اور جاوید اختر کے نام بڑے وحید ہیں۔ ان دونوں نے بھی معیاری اور وقاری گیت لکھے' "کیسریا بالما موہے بانوری بولیں لوگ" (گلزار) "پائلیں چھن چھن چھن چھن جھانجھریں' ان جھن ان جھن کتنا مدھر ہے یہ ملن" (جاوید اختر)...... حفیظ جالندھری کو میں نے بڑے گیت نگاروں کی فہرست میں جان بوجھ کر نہیں رکھا کہ ان کے گیت کے دروبست' اکثر اردو نظم کے رنگ رخت میں جا کر پیوست ہو جاتے ہیں۔ گیت روح کی خوشبو اور جسم کی جستجو کا نام ہے۔ اس کے انگ نہایت نوکیلے اور نخریلے ہوتے ہیں۔ چھوئی موئی کی طرح لجاتے اور شرماتے ہوئے' نازک' موہنے اور منوہر۔ زندہ ترنگوں سے سرشار اور پائندہ امنگوں سے مشک بار' بھڑکیلے' چندریلے اور گجریلے' تھوڑا سا بوجھ پڑنے سے بھی لچک اور مسک جاتے ہیں تب اس کی ہیئت اور شیت اپنے جواہر اور گوہر کھو بیٹھتی ہے اور یہ اداس اور نراس ہو جاتا ہے' اسے اپنے انگ اور ڈھنگ میں نہنگ ہی رہنا چاہئے اور یہ بات میں نے جمیل ملک کے گیتوں میں جگہ جگہ صراط ہوتی دیکھی ہے۔ جمیل ملک نے کہیں بھی گیت کو اس کی جاودانی جیت سے جدا نہیں کیا۔ ان کی کویتا پریوگ دار اور سدھ سنگھار کویتا ہے۔ نئی اور پرانی کہانیوں اور ان کی جلوہ سامانیوں کے ساتھ' ان کے آگے کام سوترا ہو کہ مکھ ملھوترا...... انگ ارپن ہو کہ رنگ درپن...... وہ ہر جگہ بامراد اور ہر جگہ شاد باد ہیں۔ اٹھکیلیاں کرتی ہوئی ہوا کی طرح مہان اور پہیلیاں بجھواتی ہوئی گھٹا کی طرح پردھان...... اعلے.... امٹ اور انمول۔

سارے موسم میرے ہیں
رات کی رانی' رات کی خوشبو بھاگتا سورج دن کا آہو
پل پل آتے جاتے جھونکے سب کا اپنا اپنا جادو
کیا کیا شام سویرے ہیں
سارے موسم میرے ہیں

ہر سو ہر جانب میں اور تو کب تک اپنے دل پہ قابو
گرمی، سردی، پت جھڑ، برکھا ہر موسم کی اپنی خوشبو
کس نے رنگ بکھیرے ہیں
سارے موسم میرے ہیں

جمیل ملک کے ہاں اردو گیت کے عجب انداز ہیں اور عجب اعجاز...... ہمیش.... چندریش اور راجیش، فن کی فہمیدگی سے مسحور اور من کی بالیدگی سے معمور، پرندوں کی پرواز کی مانند بالا...... اور شیکھر ہار کی طرح خوش ہالا

تو خوشبو کا نغمہ
بھونرا گائے ڈالی ڈالی ہر خوشبو ہے اڑنے والی
سدا سہاگن تیری لالی تیرا رنگ ہے اپنا
تو خوشبو کا نغمہ
رنگ برنگے رشتے جھوٹے مرجھائیں سارے گل بوٹے
لیکن پیار کبھی نہ ٹوٹے تیرے پیار کا سپنا
تو خوشبو کا نغمہ

جمیل ملک نے گیتوں میں لفظوں کو بڑی طہارت اور مہارت کے ساتھ برتا ہے۔ زبان نہایت آسان، بلوان اور ودوان ہے۔ اسلوب محبوب، استعارے اُجلے اُجلے، تشبیہیں طرار اور ارادے مشکبار، جمیل ملک کا گیت ہر لباس اور ہر اساس میں خوب صورت ہے۔ یہ کاغذ پر مرقوم ہو کر، اپنے مقسوم...... معدوم نہیں کرتا۔ اسے سازینہ کے سر پر بھی گایا جا سکتا ہے اور شعری محفلوں میں بھی سنایا جا سکتا ہے۔

یہ میں بھی کہوں یہ تم بھی کہو
یہ شام جھروکا اپنا ہے
یہ رات کا سندر سپنا ہے
اس شام جھروکے سے ہم تم اک دوجے کا رستہ دیکھیں
کب میل ملن ہو گا اپنا ہم اپنے ہردے میں سوچیں
جب کھڑکی سے تارا جھانکے سمجھوں کہ تمہارا روپ ہے یہ
جب روشن روشن چاند ابھرے تم سمجھو میری دھوپ ہے یہ
اس نیلم نیل جھروکے میں جب میل ہو چاند ستارے کا

تب رنگ گلابی ہو جائے امبر کے نیل غبارے کا
جب امر ملن کی رات آئے تب چندا اور بھی روشن ہو
جب تارا چاند میں ڈوب چلے تب ایک ہمارا تن من ہو
یہ میں بھی کہوں یہ تم بھی کہو
یہ شام جھروکا اپنا ہے
یہ رات کا سندر سپنا ہے

اس گیت کو میں نے پورے کا پورا نقل کیا ہے۔ آپ دیکھیں یہاں علامتیں کتنی فتنہ ساز اور دلنواز ہیں' سطروں کی سجاوٹیں' کتنی کٹیلی اور کتنی نشیلی ہیں' ابلاغ بجنج بھی ہے اور وجنج بھی۔ گیت کے پورے طول و عرض میں چھیا وادی کی آبادی ہے۔ کوئی لفظ بیکار ہے نہ روبہ فرار..... یہاں چندرتا چنتے ہوئے ارادے ہیں اور دو بچھڑے پریمیوں کے ملاپ کے جادے۔ زمانوں کی اوٹ میں اور پیار کی داستانوں کی لہلوٹ میں' نیلے امبر کے تلے...... دن ڈھلے' چاند کے سایوں اور روشنی کے پیرایوں میں..... الفاظ کی نرم آواز اور گرم انداز کے ساتھ' جمیل ملک کا شعری کشت بڑا تازہ اور بڑا تیج تقاضا ہے' وہ ابھرتے ہوئے سورج سے سراج اور بکھرتی ہوئی رت سے خراج وصول کر لیتے ہیں' تگ و دو کی ایک انوکھی رو اور چوکھی ضو کے ساتھ' مہین اور دلنشیں مصرعوں کی وساطت اور طاقت سے۔

یاں کام بہت ہے کرنے کا
وہ صبح ہوئی وہ پنکھ پکھیرو اپنے گھروں کو چھوڑ چلے
سب نیند کے بندھن توڑ چلے' کرنوں سے ناطہ جوڑ چلے
سب اپنی اپنی بولی میں کہتے ہیں نیند کے ماتوں سے
سورج سے آنکھیں چار کرو' دریا میں تم بیڑی ڈالو
یہ وقت ہے پار اترنے کا
یاں کام بہت ہے کرنے کا

میں نے جمیل ملک کو بڑے انہماک اور بڑے ناقدانہ چھپاک کے ساتھ پڑھا ہے۔ میں ان کے کسی بھی ایسے گیت پر انگلی نہیں رکھ سکتا' جو گیت کی صباحت کو بے بضاعت کر رہا ہو...... ان کے یہاں گیت کے پورے لوازمات اور اس کی ہر فنی واردات نہایت قرینے اور گنجینے کے ساتھ بجی ہوئی ہے۔ جمیل ملک اپنے گیت کو لے کر صرف چھایا وادی اور اس کی آبادی۔ انگ درپن اور اس کے ارپن ہی سے نہیں گزرے۔ انہوں نے

جوگ.....بروگ.....کام اور کرتا کی منازل بھی طے کی ہیں' مہارانی میرا بائی۔ چرن داس۔ گورونانک۔دادو دیال اور بھگت کبیر کے سمان...... اور بھگتی بھوج اور اس کی کھوج کے تحت انتہائی اچھے گیت لکھے ہیں' جہاں انسانی روح ایک غیر فانی جوہ کی تلاش میں سرگرداں ہو جاتی ہے۔

داتا کیا ہے تن کا من کا ناطہ
بھونرا بن کر پھول پھول کا رس چوسوں لوبھی کہلاؤں
انگ بھبھوت رما کر بن بن بھٹکوں تو بیری کہلاؤں
تن اور من میں اتنی دوری
کیسی ہے تیری مجبوری
امبر سے دھرتی پہ اتر کر کاش مجھے سمجھاتا
داتا کیا ہے تن کا من کا ناطہ

جمیل ملک یہاں وحدت الوجود کی نمود میں' خدا کے سامنے سر بسجود ہو رہے ہیں۔ گوروؤں اور گیانیوں کی آن ......سالکوں اور ثالانیوں کی شان کے ہمراہ مہاتما بدھ نے پرم آتما کے سروپ سے اوم کے روپ کو اپنے سریر میں جاگیر کیا' تو وہ ابدی آنند سے دوچند ہوا۔ اور پھر تلسی داس نے اپنے من کی موج میں ڈوب کر جب اس کے اوج کو پایا تو اس دوہا کے ساتھ طلوع ہوا۔

پارہ سارا نہ مرے گندھک تیل نہ ہو
پران تجے بن پر یتما تجھ سے میل نہ ہو

اور پھر چرنن داسی' اکھیاں پیاسی کہنے والی میرا بائی کی طرح جمیل ملک بھی اس رو میں بہنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

تیری مورت سامنے رکھ کر جوگن دن بھر نیر بہائے
رات رات بھر ساجن کے پھولوں سے وہ تن من مہکائے
پُن کیا ہے اور پاپ ہے کیسا
داتا میل ملاپ ہے کیسا
سوچ سوچ کر تھک جاتا ہوں سمجھ نہیں کچھ آتا
داتا کیا ہے تن کا من کا ناطہ

جمیل ملک بعُد اور برہا کے وجوگ کو پسند نہیں کرتے اور وہ اپنے رب سے پوچھتے ہیں' جب تو نے من میں نروان کے شمع دان جگائے ہیں تو تن کو بھی گیان اور عرفان کی پہچان عطا کر۔

تن من کو کیوں دو خانوں میں داتا تو نے بانٹ دیا ہے
مجھ کو تن کا گیان بھی دے جب من کو یہ نروان دیا ہے
پھول اور خوشبو ایک ہیں دونوں
جب میں اور تو ایک ہیں دونوں
تیرا کیا جاتا تن من کا فرق اگر مٹ جاتا
داتا کیا ہے تن کا من کا ناطہ

جمیل ملک کا یہ گیت اور ان کے گیتوں کی اس کتاب "جھروکے" میں متعدد ایسے گیت بکھرے پڑے ہیں جہاں آتما کے لئے آگاہی ہے اور سریر کے لئے خوش نگاہی۔ ابدیت سے لبریز اور سفر سلوک سے خوشبو خیز۔ گیت اور سنگیت کے نئے اور پرانے شاستروں کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ گیت اور سنگیت کا سمبندھ اتنا اٹوٹ ہے کہ کبھی نہیں چھوٹ سکتا...... اور یہ بات پنڈت لکشمی داس نے اپنی کتاب "سنگیت سورودیہ" میں بھی لکھی ہے۔ یہ گلشن گیت میں بھی ظہور ہوئی ہے۔ نعمت خان سدا رنگ کی "سنگیت شاستر" دینکٹ مکھی کی "چترونڈی پر شیکا" تان سین کی راگ مالا اور سنگت سار اور برھپتی اچاریہ کی "مسلمان اور برصغیر کی موسیقی" میں بھی مذکور ہے اور جمیل ملک کو سنگیت کی ہر ریت سے آشنائی ہے' ممکن ہے ذاتی طور پر نہ ہو لیکن جذباتی طور پر ایسا ضرور ہے۔ ورنہ وہ اتنے نازک' لجیلے اور گھمریلے مصرعے موزوں نہ کر سکتے۔ ناچ کا ایک گت ہے۔ مندل باجے دھم کٹ' دھرکٹ..... تا دھک تٹ تا.....پائل باجے چھچھی چھوم.... چھچھی چھوم.......جھانجھر بولے دھر دھر دھا....... جمیل ملک کا ایک گیت سنئے جسے انہوں نے بڑی فنکارانہ چابکدستی اور ماہرانہ شوق پرستی سے جوڑا ہے جو گت اور گیان کی کسوٹی اور جھنجھوٹی پر پورا اترتا ہے۔

ٹھنن ٹھنن چھن پائل باجے' گوری چھم چھم ناچے
ہاتھوں سے وہ کرنیں پھوٹیں دیپک جل جل جائیں
پل پل من میں آگ لگائیں پل پل پیاس بڑھائیں
تیز تیز قدموں کو اٹھا کر' مدھم مدھم ناچے
ٹھنن ٹھنن چھن پائل باجے گوری چھم چھم ناچے

پھولوں کی سنگت میں ناچے اور تتلی بن جائے
اوس کی صورت جب اڑ جائے اپنے ہاتھ نہ آئے
تن میں آن براجے، من دھڑکن میں ہر دم ناچے
چھنن چھنن چھن پائل باجے گوری چھم چھم ناچے

اگرچہ یہ گیت ناچ کی ایک گت سے ست کیا ہوا ہے مگر اس کی مت کہیں بھی ضائع نہیں ہوئی۔ اس کا وقار اور اقدار اسی طرح تابدار ہے جو جمیل ملک کے دوسرے گیتوں میں اوتار ہے۔ ناچ کی کئی قسمیں ہیں۔ منی پوری بھارت ناٹیم، کتھا کلی، بند راہنی، جودھ پوری دھمار، آدھر دھمار، جھولا، جھومر، سمی، لڈی اور ذکری رقص......ذکری رقص فقیروں کا رقص ہے۔"تیرے عشق نچایا کرکے تھیا تھیا" اس میں اللہ کے ساتھ لو لگی ہوتی ہے مگر اس کی ضو گیت ہی سے مستعار لی جاتی ہے۔ خواہ ان کا تلفظ ہندی ہو، پنجابی ہو کہ فارسی۔ امیر خسرو کے لکھے ہوئے ترانے اس کے واضح شاخسانے ہیں۔ ناچ کی ان سب قسموں میں سنگیت کی سنگت، گیت ہی کی ورجت سے ہوتی ہے۔ پنجاب کے ایک ناچ کی قسم "سمی" بول.....سمی میری وان میں واری..... میں واریے نی ہیے......(راگ بھیرویں) لڈی، بول.....ہے جمالو تیرے دند گلا بند نی ہے جمالو، (بھیرویں)۔ اب ذکری رقص کی ایک جھلک جمیل ملک کے وجدانی بحر میں لہر ہوتے دیکھئے۔

دل کا نقارہ باجے
کنگلے غم کی مدرا پی کر اس کی تال پہ ناچیں
پیسے والے پیسے کے بڑھتے بھونچال پہ ناچیں
اس کے زور سے دنیا بھر پر راج کریں مہاراجے
دل کا نقارہ باجے
جو بھی سچ کا رستہ چھوڑے، سب سے رشتہ توڑے
اپنے اپ سے جو منہ موڑے، دنیا سے منہ موڑے
کہتا جائے جس کا جو بھی کام اسی کو ساجے
دل کا نقارہ باجے

اردو گیت باشعور ہندوؤں اور نیک دستور مسلمانوں کی مشترکہ وراثت ہے اور وراثت کو بے ثقافت نہیں ہونا چاہئے۔ جمیل ملک خوش بخت ہیں کہ انہوں نے اس لخت لخت رخت کو جوڑ جاڑ کر، دوبارہ فن کے تخت پر صریر آرا کر دیا، جمیل ملک جی! میں نے آپ کے گیت

جو مقدمے کی ابتدا میں دیا ہے اب آپ اسے انتہا تک پہنچا سکتے ہیں۔ شبدوں کے "جھروکے" سے جھانکتے اور گیت کی لامتناہی خوشبو کو پھانکتے ہوئے:

اک گیت ہے دل دھڑکن کا اک گیت چھنا چھن چھن کا
اک گیت لبوں پر مہکے اک ڈالی ڈالی چہکے
میں کون سا رنگ جماؤں
میں کیسا گیت سناؤں

جمیل ملک جی! آپ نے اپنے گیت کوئلوں کی کوک اور پپیہوں کی ہُوک کے ساتھ بُنے ہیں۔ الفاظ کی رئیس، سلیس اور نفیس ڈور اور پور سے۔ آپ کے گیت میں سوئی سیجوں پر بیٹھی ہوئی برہن ناریاں بھی ہیں اور دور بہتے ہوئے دریاؤں کے حضور، کھلتی ہوئی پھلواریاں بھی۔ چاند اور چکور کی پریت کے پھندے اور نرم رو دھیان اور دھیرج کے دھندے، آپ کے گیت کے مامن بھی ہیں اور اسکی جیت کے ضامن بھی۔ گیت کی بھرپور سوغاتوں اور اس کی مسرور کائناتوں کی ہمراہی اور گواہی میں۔

ناصر شہزاد

شیخو شریف۔اوکاڑہ

۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء

حمدیہ

اے محبوب خدا
حیّ و یا قیوّم
تجھ سے ہی تو ہے
ہستی میں مفہوم
تو ہی سب سے بڑا
ہادی' راہ نما
اے محبوب خدا

نیلا سبز جہان
اپنے لئے اس میں
کیا کیا ہیں سامان
تارے' سورج چاند
کلیاں' پھول' صبا
اے محبوب خدا

جھولی بھرنے کی
جو کچھ تو نے کہا
وہ سب کرنے کی
اپنے بندوں کو
کر توفیق عطا
اے محبوب خدا

○

○

بادل میں اک تارا چمکے
چمکے اور کھو جائے

جیسے کوئی سندر بالک سپنے میں مسکائے
مسکائے اور مسکاتے مسکاتے روٹھ سا جائے
بادل میں اک تارا چمکے
چمکے اور کھو جائے

جیسے کوئی چنچل ناری گھونگھٹ میں شرمائے
پریتم پیارے تیاگ چلیں تو چنچلتا مر جائے
بادل میں اک تارا چمکے
چمکے اور کھو جائے

جیسے پریمی کی آنکھوں میں پریم نگر لہرائے
ڈگر ڈگر کی خاک اڑائے لیکن ٹھور نہ پائے
بادل میں اک تارا چمکے
چمکے اور کھو جائے

○

○

رات کی رانی مہکے

کب تن سوتن دوارے راجہ جی رنگ رلیاں
تم کس کارن من کی سونی کر گئے گلیاں
اب کاہے پچھتائے
بے دردی پریتم سے
اپنے من کی کہہ کے
رات کی رانی مہکے

پیار سے من اجیارا ساری دنیا میلی
خوشبو تن سے نکلی سارے جگ میں پھیلی
کیا کیا راس رچائے
اوس کی صورت روئے
پھول کی صورت چہکے
رات کی رانی مہکے

رات سمٹتی جائے راجہ جی نا آئیں
من کو ڈستی جائے تن کی سائیں سائیں
کون یہ پیاس بجھائے
اُتنی خوشبو پھیلے
جتنا جیون بہکے
رات کی رانی مہکے

○

○

برکھا کے لاکھوں ہی تیر

برکھا اپنی دھن میں گائے آگ لگائے، آگ بجھائے
خود روئے اور سب کو رلائے چھلنی چھلنی کرتی جائے
ایک ہے اس کی میری پیڑ
برکھا کے لاکھوں ہی تیر

کیا جنگل اور کیسا ساون مجھ سے روٹھ گئے من بھاون
میں ۔ تنہا اور لنکا دشمن اک سیتا اور کتنے راون
سانپ ہے پاؤں میں زنجیر
برکھا کے لاکھوں ہی تیر

انسوں ڈوبن لاگی نیّا پاگل من کا کون کھویّا
چھوڑ گئے سب بہناں بھیاّ کب آؤ گے کرشن کنہیا
بارش میں بھی جلے سریر
برکھا کے لاکھوں ہی تیر

جوگن بن کر گھر گھر جاؤں نِسدن انگ بھبھوت لگاؤں
گلیاں جل تھل، راہ نہ پاؤں کس پانی سے پیاس بجھاؤں
مانجھی پاس نہ پیر فقیر
برکھا کے لاکھوں ہی تیر

○

○

گھر آنگن مورا سونا لاگے

آئے نہ پی بن من کو چیناں   رستہ تک تک ہارے نیناں

ناگن بن کر کاٹیں ریناں

سب جگ سوئے اک من جاگے

گھر آنگن مورا سونا لاگے

سوتن کے گھر ہوئی دیوالی   من میں چتا، اکھین میں لالی

کاٹت ناہیں عمریا بالی

پیچھے چاند نہ سورج آگے

گھر آنگن مورا سونا لاگے

پیچھے دوڑوں یا گھر چھوڑوں   کیسے ساجن کا مکھ موڑوں

ٹوٹے بندھن کیسے جوڑوں

کچے پریم کے سارے دھاگے

گھر آنگن مورا سونا لاگے

○

○

کیسی دُکھن ہے یہ نس نس میں

پلک پلک پر اک تارا سا اک اک آنسو انگارا سا
وہ بھی اکیلا چھوڑ گیا ہے دل بھی نہیں ہے اپنے بس میں
کیسی دُکھن ہے یہ نس نس میں

پاگل دل یوں دھک دھک دھڑکے جیسے شعلہ بھک بھک بھڑکے
کس نے زہر ملایا آ کر پیار کی چس میں پھول کے رس میں
کیسی دُکھن ہے یہ نس نس میں

دکھ کی سیج پہ عمر گزاری جیت گیا وہ اور میں ہاری
بے دردی نے پیار جتایا کھا کر کیسی جھوٹ قسمیں
کیسی دُکھن ہے یہ نس نس میں

لب پہ جلن سی دل میں چبھن سی آٹھوں پہر ہے ایک گھٹن سی
دکھ کا نام ہی شاید سکھ ہے دیکھ لیں پیار نگر کی رسمیں
کیسی دکھن ہے یہ نس نس میں

○

○

کب یہ دھرتی سونا اُگلے کب اس دھرتی کی پیاس بجھے

کیا جانے کب یہ دھوپ ڈھلے

کب دھرتی پھولے اور پھلے

اس دکھ کی قدر تو وہ جانے

جو سب کے درد کو پہچانے

کوئی اڑتی چنگاری آکر جس شخص کے دل کے پاس بجھے

کب یہ دھرتی سونا اُگلے کب اس دھرتی کی پیاس بجھے

شاخوں کو پنچھی چھوڑ چلے

باغوں سے بندھن توڑ چلے

پت جھڑ میں پتے روتے ہیں

گر گر کے جدا جب ہوتے ہیں

کہتے ہیں رہیں ہم یا نہ رہیں پھولوں کی نہ پیاری باس بجھے

کب یہ دھرتی سونا اُگلے کب اس دھرتی کی پیاس بجھے

پانی کی چھاگل آ جائے

کوئی اڑتا بادل آ جائے

ہم بیٹھیں سکھ کی چھاؤں میں

رت بدلے گاؤں گاؤں مں

اور آج نہ گھر میں ہو اندھیارا' آج تو اپنی پیاس بجھے

کب یہ دھرتی سونا اُگلے کب اس دھرتی کی پیاس بجھے

○

دلہنیا چلی اپنے پی کے نگر
اپنے ساجن کے گھر

ساتھ اپنوں کا چھوٹا تو روئی
جا کے ڈولی میں بیٹھی اکیلی
آگے پیچھے نہیں آج کوئی
بن گئی آج ایسی پہیلی
جس کو کھولے گی ساجن کی پہلی نظر
دلہنیا چلی اپنے پی کے نگر
اپنے ساجن کے گھر

بڑھ کے بابل نے لیں جب بلائیں
پھر تو امی بھی رو رو پکاری
پھول تیرے سواگت کو آئیں
میرادل' میری جاں تجھ پہ واری
ہو مبارک تجھے روشنی کا سفر
دلہنیا چلی اپنے پی کے نگر
اپنے ساجن کے گھر

کتنی دولت لٹی آج تجھ پر
پیار تھا بھائی بہنوں کا گہنا
پیار کرتا رہے راج تجھ پر
آج یہ پیار ہی تو نے پہنا
لے چلی تو انوکھا جہیز اوڑھ کر
دلہنیا چلی اپنے پی کے نگر
اپنے ساجن کے گھر

○

(احمد شمیم کی یاد میں)

چھوٹا ہاتھ سے ہاتھ

دور دیس سے ایک مسافر آیا میرے پاس
میرے پاس ہی کاٹا اس نے سب اپنا بن باس
میرے پاس ہی چھوڑ گیا وہ پیار کی سب سوغات
چھوٹا ہاتھ سے ہاتھ

اک دوجے کی چھاؤں میں ہم نے ساری عمر بِتائی
سوچ رہا ہوں یار تھا میرا یا تھا میرا بھائی
من کے ورق پر لکھ لی میں نے اُس کی اک اک بات
چھوٹا ہاتھ سے ہاتھ

دکھ کی شاخ سے ٹوٹ گیا اک سرخ سفید گلاب
روئیں اُس کی ساری کتابیں، گھر گھر میں سیلاب
سب ڈوبے یوں گھر گھر آئی اب کے بھری برسات
چھوٹا ہاتھ سے ہاتھ

گھر آنگن میں لایا تھا جو اپنے پیار کی ڈولی
بچوں کے رنگوں سے رچائی جس نے دلار کی ہولی
آج اسی کے گھر سے نکلی یہ کیسی بارات
چھوٹا ہاتھ سے ہاتھ

ہم تو دکھ سکھ کے ساتھی تھے کیوں یہ رشتہ توڑا
آپ گئے منزل پر مجھ کو رستے ہی میں چھوڑا
پیارے خوب نبھایا تو نے جنم مرن کا ساتھ
چھوٹا ہاتھ سے ہاتھ

باجے میری سانس میں تیرے نغموں کی شہنائی
ماں کی گود میں تو جا سویا' اپنا زخم جدائی
جگمگ جگمگ کرتی جائے امر ملن کی رات
چھوٹا ہاتھ سے ہاتھ

○

○

گوری سیج پہ روئے

سوتن کے دوارے رنگ رلیاں چھوڑ گیا وہ پیار کی گلیاں
اس کے لئے کیوں پیار تھا ستا بھول گیا جو گھر کا رستہ
انسون ہار پروئے
گوری سیج پہ روئے

نیناں اک پل آئے نہ چیناں آنکھوں میں کٹ جائیں ریناں
کوئی پیار کا درد نہ بانٹے اک سلوٹ میں سو سو کانٹے
کیا جاگے کیا سوئے
گوری سیج پہ روئے

اِس پہلو ہو یا اُس پہلو کروٹ کروٹ کالا جادو
ناگن رات گزرتی جائے چھلنی چھلنی کرتی جائے
جو پائے وہ کھوئے
گوری سیج پہ روئے

○

○

دل کا نقّارہ باجے

کنگلے غم کی مُدرا پی کر اس کی تال پہ ناچیں
پیسے والے پیسے کے بڑھتے بھونچال پہ ناچیں
اس کے شور سے دنیا بھر پہ راج کریں ماراجے
دل کا نقّارہ باجے

جو بھی سچ کا رستہ چھوڑے سب سے رشتہ توڑے
اپنے آپ سے جو منہ موڑے دنیا سے منہ موڑے
کہتا جائے جس کا جو ہے کام اسی کو ساجھے
دل کا نقّارہ باجے

سوتے میں بھی کرتا جائے پگلا دل سے باتیں
سارے دن ہیں اس کے اپنے' اپنی ساری راتیں
جب تک اس کے سر پر ظالم موت نہ آن براجے
دل کا نقّارہ باجے

○

(خدیجہ مستور کی یاد میں)

تیری امر کہانی

تیرے سر کا سبز دوپٹہ تیرے ہاتھ کا پرچم
تو دھرتی کی ہریالی پر ہلکی ہلکی شبنم
تو ماں ہے اور تیرے کنوئیں کا ٹھنڈا میٹھا پانی
تیری امر کہانی

تیرے سب کردار جیالے اور دکھوں کے پالے
جگ میلے میں چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے متوالے
یہ سچے کردار ہیں باقی ساری دنیا فانی
تیری امر کہانی

کب سکھ کی برکھا ہو کب یہ دکھ کے بندھن ٹوٹیں
کب دیواریں گر گر جائیں کب یہ قیدی چھوٹیں
پل پل بڑھتی جائے تیرے لفظوں کی حیرانی
تیری امر کہانی

سدا ترے اجلے آنگن میں پیار کی بھگیا پھولے
پڑے رہیں تیرے امبر پر قوس قزح کے جھولے
مستقبل کے ہاتھ میں کھیلے بچپن اور جوانی
تیری امر کہانی

ہر زندہ فنکار کے ہاتھ میں فن کا یہ پیمانہ
ختم بھی ہو جائے تو ختم نہیں ہوتا افسانہ
تیرے سواگت کو آئی ہیں نسلیں نئی پرانی
تیری امر کہانی

○

○

میں دھوپ تو چھاؤں
جب تیری گود میں آؤں تو دور دور کیوں بھاگے
مرے دل کے ساتھ بندھے ہیں ترے پیار کے نازک دھاگے
تری سانولی سانولی صورت
ترا میٹھا ناؤں
میں دھوپ تو چھاؤں

تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے گزری مری ساری عمر سفر میں
میں سورج کا ہمراہی تو تنہا اپنے گھر میں
تری راہ میں بڑھتا جاؤں
کہیں رکیں نہ میرے پاؤں
میں دھوپ تو چھاؤں
جب رات سلونی آئے تری بانہوں میں سو جاؤں
میں دکھ کا بوجھ اتاروں میں جنم جنم سکھ پاؤں
جب چاند افق پر ابھرے
جب آئے پیار کا گاؤں
میں دھوپ تو چھاؤں

○

○

باہر برکھا شور مچائے من میں ناچے مور
پھر ساون کی جھڑی لگی ہے
جو زنجیر بھی پاؤں پڑی ہے
چھن چھن چھن چھن باج رہی ہے
کس کو روکوں کس کو سنبھالوں جذبے ہیں منہ زور
باہر برکھا شور مچائے من میں ناچے مور

بدلیاں ہیں یا شوخ پتنگیں
حسن کی موجیں عشق ترنگیں
سب کو ایک ہی رنگ میں رنگیں
سب کے ہاتھ سے نکلی جائے پیار کی نازک ڈور
باہر برکھا شور مچائے من میں ناچے مور

دل کا چین چرانے والا
بادل بن کر جانے والا
برس برس ترسانے والا
اب کے ساون کی رت میں گھر آیا وہ چت چور
باہر برکھا شور مچائے من میں ناچے مور

○

○

دیکھ بسنت کا رنگ

بکھرا بکھرا، پیلا پیلا یہ سرسوں کا روپ
سب اس روپ میں روشن کیاچھاؤں کیادھوپ
پھیلی رنگ ترنگ
دیکھ بسنت کا رنگ

پیلے رنگ میں جھلمل جھلمل کرے بہار خزاں
دو بچوں کو گود میں لے لے جیسے دھرتی ماں
اک مایا، دو انگ
دیکھ بسنت کا رنگ

نیلے امبر پر پڑتی ہے پیلے رنگ کی چھوٹ
پیلے کھیت نے آج تو نیلا کھیت لیا ہے لوٹ
سارے پیار کے ڈھنگ
دیکھ بسنت کا رنگ

اجلے چہرے، پیلے آنچل سنگ سنگ لہرائیں
سرسوں رنگ میں گھل مل جائیں اور ہم بھی اڑ جائیں
جیسے ڈور پتنگ
دیکھ بسنت کے رنگ

○

○

تو پیڑ میں دھرتی

میرے سینے سے ابھرا ہے تیرا سبز منارا
ایک ہاتھ میں چاند ہے تیرے ایک ہاتھ میں تارا
تو پیڑ میں دھرتی

تیرے پتوں پر لکھے ہیں میرے پیار کے قصے
تیرے شوق پرندے سارے میرے بدن کے حصے
تو پیڑ میں دھرتی

دور دور تک پھیلے میری ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں
نگری نگری تیرا چرچا' شہرت گاؤں گاؤں
تو پیڑ میں دھرتی

گھر گھر کو سیراب کروں میں بانٹوں میں شادابی
کتنے پیارے رنگ ہیں تیرے پیلے' لال' گلابی
تو پیڑ میں دھرتی

تو نے اپنے دل میں میرے دل کا پیار سمیٹا
میں تری ہریالی ماں ہوں تو ہے میرا بیٹا
تو پیڑ میں دھرتی

میں نے تیرے جسم پہ اپنے سارے نقش بنائے
تو نیلے آکاش پہ جا کر یہ پرچم لہرائے
تو پیڑ میں دھرتی

○

○

جیون ایک پہیلی

نظروں سے گم ہوتے جائیں آتے جاتے رستے
دنیا کے بازار میں سستے چاہت کے گلدستے
دیکھتے دیکھتے مرجھا جائیں چنپا اور چنبیلی
جیون ایک پہیلی

اک اک کرکے چھوڑ گئے سب اماں' ابا' بھیّا
اس نے لا منجدھار میں چھوڑا جو تھا پیار کھویّا
میں ہنستے بستے آنگن میں روؤں آج اکیلی
جیون ایک پہیلی

اپنا اپنا رنگ تھا سب کا اپنی اپنی راہیں
یار تو سب اڑتے جھونکے ہیں کیوں پھیلائیں باہیں
ناقدروں کے دیس میں جنم جنم کی بپتا جھیلی
جیون ایک پہیلی

○

○

تو تتلی میں پھول

تو ہرجائی پھول پھول سے کتنے رنگ چرائے
کون بتائے تجھ کو تیرے سارے رنگ پرائے
میرا ایسا رنگ ہے جس کے تن پر دھول ہی دھول
تو تتلی میں پھول

دل کے بندھن پکے' کچے تیرے سارے رنگ
تو سب کے گھر جائے لیکن کوئی نہ تیرے سنگ
میرے پاس نہ آئے' میرے چاروں اور ببول
تو تتلی میں پھول

تیرا بدن چمکیلا' تیرے من میں بھرا ہے کھوٹ
لوبھی تیری گھات میں بیٹھے ہیں پھولوں کی اوٹ
سارے رشتے جھوٹے سچا پیار کا ایک اصول
تو تتلی میں پھول

○

○

سارے موسم میرے ہیں

رات کی رانی رات کی خوشبو بھاگتا سورج دن کا آہو
پل پل آتے جاتے جھونکے سب کا اپنا اپنا جادو
کیا کیا شام سویرے ہیں
سارے موسم میرے ہیں

تو دھرتی میں تیرا امبر تیرے سر پر میری چادر
تیرا میرا پیار امر ہے میں سوؤں یا جاگوں شب بھر
آنکھ میں سپنے تیرے ہیں
سارے موسم میرے ہیں

سُر ساگر میں رنگ دھنک میں کتنے روپ ہیں چمک دمک میں
تیری پائلیا کی چھُم چھم میں میرے دل کی دھمک دھمک میں
کیا کیا پیار بسیرے ہیں
سارے موسم میرے ہیں

ہر سو ہر جانب میں اور تو کب تک اپنے دل پر قابو
گرمی، سردی، پت جھڑ، برکھا ہر موسم کی اپنی خوشبو
کس نے رنگ بکھیرے ہیں
سارے موسم میرے ہیں

یادیں ہیں دکھ سکھ کی لہریں یہ کب ایک جگہ پر ٹھہریں
مچھلی مچھلی ہاتھ سے پھسلے کانٹے ہیں گیتوں کی بحریں
اور ارمان مچھیرے ہیں
سارے موسم میرے ہیں

○

○

تو خوشبو کا نغمہ

بھونرا گائے ڈالی ڈالی ہر خوشبو ہے اڑنے والی

سدا سہاگن تیری لالی

تیرا رنگ ہے اپنا

تو خوشبو کا نغمہ

رنگ برنگے رشتے جھوٹے مرجھائیں سارے گل بوٹے

لیکن پیارے کبھی نہ ٹوٹے

تیرے پیار کا سپنا

تو خوشبو کا نغمہ

ایک ہی کام ہے کام سہانا اپنی من بگیا مہکانا

پل پل تیرے ہی گن گانا

تیرا نام ہی جپنا

تو خوشبو کا نغمہ

○

○

تو من میں ہے تو تن میں ہے
آنکھوں میں منظر سجتے ہیں کانوں میں گھنگھرو بجتے ہیں
تو دھڑکن کی چھن چھن میں ہے
تو من میں ہے تو تن میں ہے
تری لہریں سات سمندر میں تری کرنیں ساتوں امبر میں
تو کس کس کے جوبن میں ہے!
تو من میں ہے تو تن میں ہے
یہ خاموشی یہ شور ہے کیا من مور ہے کیا چت چور ہے کیا
تو شہر میں ہے تو بن میں ہے
تو مَن میں ہے تو تن میں ہے
تو میرے خون میں پلتا ہے تو وقت کی صورت چلتا ہے
ترا سارا روپ سجن میں ہے
تو من میں ہے تو تن میں ہے
کس دیس کا تحفہ پیش کروں! میں تجھ کو کیا کیا پیش کروں!
سب تیرا ہے جو فن میں ہے
تو من میں ہے تو تن میں ہے

○

○

تو کس کس روپ میں آئی ہے!
یہ کانچ کھلونے بچپن کے　یہ سندر سپنے ساجن کے
یہ جال سنہرے جوبن کے
تری سانس ہے یا شہنائی ہے!
تو کس کس روپ میں آئی ہے!
پھولوں کی مالا ہاتھوں میں　یہ گھنگھرو تیری باتوں میں
یہ پیار کے جگنو راتوں میں
یہ آرتی میں کیا لائی ہے!
تو کس کس روپ میں آئی ہے!
تری گود میں ٹکڑا جاں کا ہے　یہ روپ انوپ تو ماں کا ہے
ارماں اب کس ارماں کا ہے!
اب کون برات سجائی ہے!
تو کس کس روپ میں آئی ہے!
بچپن بھی گیا جوبن بھی گیا　تیرا البیلا پن بھی گیا
ماں کا وہ پیار سپن بھی گیا
ہر موڑ کا نام جدائی ہے
تو کس کس روپ میں آئی ہے!

○

○

تو میرا میں تیرا

تو ہے میرے پیار کا سپنا تو ہے سکھ کا ڈیرا
ایسے ہم ملتے ہیں دونوں جیسے شام سویرا
تو میرا میں تیرا

اپنا پیار ہے روشن روشن تو چندا میں سورج
راتیں اپنی دن بھی اپنے روز ہے اپنا پھیرا
تو میرا میں تیرا

آتی جاتی برساتیں بھی گائیں گیت ہمارے
دھنک میں لہراتا ہے اپنا پیار پھریرا
تو میرا میں تیرا

○

○

یاں کام بہت ہے کرنے کا

وہ صبح ہوئی وہ پنکھ پکھیرو اپنے گھروں کو چھوڑ چلے
سب نیند کے بندھن توڑ چلے کرنوں سے ناطہ جوڑ چلے
سب اپنی اپنی بولی میں کہتے ہیں نیند کے ماتوں سے
سورج سے آنکھیں چار کرو دریا میں تم بیڑی ڈالو
یہ وقت ہے پار اترنے کا
یاں کام بہت ہے کرنے کا

وہ سورج سر پر آ پہنچا وہ دیکھو دن کا بگل بجا
وہ مالی کیا وہ ہالی کیا وہ جس نے کھیت نہیں سینچا
اب تو کمزور پرندے بھی کتنا ہی سفر طے کر بھی چکے
وہ وقت بھی اڑتا جاتا ہے اٹھو جاگو اس کو پکڑو
یہ وقت نہیں ہے ڈرنے کا
یاں کام بہت ہے کرنے کا

یہ کون سے لوگ ہیں راتوں کو جو من کا دیپ جلاتے ہیں
باہر سونا بکھراتے ہیں' اندر سے گھلتے جاتے ہیں
یہ تیرے میرے جیسے ہیں کیا چیز محبت ان کی ہے
سانپوں کی یہاں ہیں پھنکاریں لیکن جوگی دل والوں کو
کچھ خوف نہیں ہے مرنے کا
یاں کام بہت ہے کرنے کا

( )

چاند کا گھاؤ ہے گہرا

کس کو اپنا درد دکھائے کون ہے ایسا دردی
کون ہے ایسی آنکھ جو دیکھے اس کے مکھ کی زردی
یوں تو کس کس کے من بھائے اس کا رنگ سنہرا
چاند کا گھاؤ ہے گہرا
اس کی اوٹ میں سب کی گھاتیں، ویراں اس کی راتیں
دنیا کی ساری جیتیں ہیں اس کی ساری ماتیں
کوئی نہ سمجھے اس کی باتیں سب سنسار ہے بہرا
چاند کا گھاؤ ہے گہرا
چاروں جانب چھپ چھپ کر تاروں نے جال بچھائے
جنم کے ساتھی بھی دشمن ہیں دیکھو یہ انیائے
چاند چکور سے ملنے جائے قدم قدم پر پہرا
چاند کا گھاؤ ہے گہرا
چاند ازل سے اپنے من مندر میں رہنے والا
چاند کے کچھ بھی کام نہ آئے چاند کا اپنا ہالا
ساری دنیا کے آنگن میں جس کا جگمگ لہرا
چاند کا گھاؤ ہے گہرا

○

○

اک باغیچہ میں نے بنایا اس کے من میں رہتا ہوں
برسوں سے میرا رشتہ ہے رنگ برنگے پھولوں سے
سانسوں کو مہکا لیتا ہوں ان خوشبو کے جھولوں سے
ان کے دل کی سنتا ہوں میں اپنے دل کی کہتا ہوں
اک باغیچہ میں نے بنایا اس کے دل میں رہتا ہوں

پھول سے ننھے منے بچے میرے یہی کھلونے ہیں
اوپر ہے تاروں کی چادر نیچے سبز بچھونے ہیں
سندر سپنے سارے اپنے سکھ ساگر میں بہتا ہوں
اک باغیچہ میں نے بنایا اس کے دل میں رہتا ہوں

مجھ کو یہ معلوم ہے پیارے پھول کے ساتھ ہیں کانٹے بھی
اسی لئے شاخوں سے میں نے دشمن کانٹے چھانٹے بھی
لیکن رکھوالے کانٹوں کے سارے دکھ بھی سہتا ہوں
اک باغیچہ میں نے بنایا اس کے دل میں رہتا ہوں

○

○

یہ مَیں بھی کہوں یہ تم بھی کہو
یہ شام جھروکا اپنا ہے
یہ رات کا سندر سپنا ہے

اس شام جھروکے سے ہم تم اک دوجے کا رستہ دیکھیں
کب میل ملن ہو گا اپنا! ہم اپنے ہردے میں سوچیں
جب کھڑکی سے تارا جھانکے سمجھوں کہ تمہارا روپ ہے یہ
جب روشن روشن چاند ابھرے تم سمجھو میری دھوپ ہے یہ
اس نیلم نیل جھروکے میں جب میل ہو چاند ستارے کا
تب رنگ گلابی ہو جائے امبر کے نیل غبارے کا
جب امر ملن کی رات آئے تب چندا اور بھی روشن ہو
جب تارا چاند میں ڈوب چلے تب ایک ہمارا تن من ہو

یہ مَیں بھی کہوں یہ تم بھی کہو
یہ شام جھروکا اپنا ہے
یہ رات کا سندر سپنا ہے

○

○

یہ انتظار مری زندگی ہے موت نہیں
ازل سے میں تو یہاں تیرے انتظار میں ہوں
بہت عجیب سی کیفیتِ بہار میں ہوں
میں بے قرار ہوں لیکن بڑے قرار میں ہوں
میں تجھ سے دور ہوں لیکن ترے دیار میں ہوں
یہ انتظار مری زندگی ہے موت نہیں

اس انتظار میں اک لذّتِ وصال بھی ہے
کہ میری روح بھی تو ہے مرا خیال بھی ہے
تو ابتدا بھی ہے میری' مرا کمال بھی ہے
کہ میں جمیل ہوں مجھ میں ترا جمال بھی ہے
یہ انتظار مری زندگی ہے موت نہیں

ہر ایک سمت یہاں تیرا اہتمام سا ہے
مرا کلام بھی اب تو ترے ہی نام سا ہے
وصال بھی ہے' سفر پھر بھی ناتمام سا ہے
کہ انتظار' ترے نام کے دوام سا ہے
یہ انتظار مری زندگی ہے موت نہیں

○

○

خوش خوش رہنا

میں بگیا میں رہنے والی ہری بھری پھولوں کی ڈالی
تیرا سندر روپ انوکھا چھب متوالی چال نرالی

پیار ہے اپنا گہنا
خوش خوش رہنا

میرا تحفہ نیل کنول ہے تجھ سے من میرا جل تھل ہے
تیری گود میں سچے موتی تو ہردے کی اٹھتی چھل ہے

دریا دریا بہنا
خوش خوش رہنا

ہم ہیں چندا کے آنگن میں ہم ہیں سورج کے درپن میں
ہم ہیں جنم جنم کے ساتھی اس دھرتی پر نیل گگن میں

ہم نے پیار ہی پہنا
خوش خوش رہنا

○

○

میں لٹ گئی بیچ بزار

ساجن مجھے بنا کر دلہن لایا اس بازار
اس بازار کی بھوکی نظریں جیسے تیز کٹار
دلہن کا سیندور لٹا' اور اجڑا روپ سنگھار
میں لٹ گئی بیچ بزار
پیار کی قسمیں رسمیں جھوٹی' جھوٹے سارے بول
اوپر سے جتنے بجتے ہیں اتنے خالی ڈھول
ہر موتی کا تول یہاں ہے' انیائے بیوپار
میں لٹ گئی بیچ بزار
کل تھی سہاگن اب ہوں ابھاگن پھوٹے میرے بھاگ
پل پل من کہتا ہے مجھ سے بھاگ یہاں سے بھاگ
پاؤں کی زنجیر ہے' بیرن پائل کی جھنکار
میں لٹ گئی بیچ بزار
بھائی' بہناں' امی' ابا' سب رشتوں پر دھول
جو سچی خوشبو سے خالی' میں اک ایسا پھول
بند ہیں سارے گھر کے رستے' جگ ہے پہرے دار
میں لٹ گئی بیچ بزار

○

○

من کھائے پیت جھکولے

ساحل سے چلے پروائی مانجھی نے تان اڑائی
آواز میں گونج سمائی میں آئی، آئی، آئی
لہروں میں نیا ڈولے
من کھائے پیت جھکولے

پھر آگ لگی تن من میں رُت بدلی شہر میں بن میں
رس آیا پھر جوبن میں گُن پی پی کا، دھڑکن میں
انبوا میں کوئل بولے
من کھائے پیت جھکولے

ہم بن کے ہوا اڑ جائیں ہم ساتھ دھنک لہرائیں
ہر رنگ میں رنگ جمائیں دھرتی پر لوٹ کے آئیں
ہم ہولے ہولے ہولے
من کھائے پیت جھکولے

○

○

مرکز جستجو حاصلِ آرزو
ایک میں ایک توُ

یہ زمیں آسماں تیرا میرا جہاں
کس قدر دلنشیں! کتنا رَوشن حسیں!
سر بسر ہو بہو
ایک میں ایک تو

یہ چٹک یہ مہک یہ چمک یہ دمک
پھول میں روشنی چاند میں زندگی
کوبکو، چار سُو
ایک میں ایک تو

شمع بھی جل چکی رات بھی ڈھل چکی
کارواں کارواں آگے پیچھے رواں
وقت کے روبرو
ایک میں ایک تو

خود تمنا بھی ہیں خود تماشا بھی ہیں
ہم ہدف شہر میں ہم صدف بحر میں

دہر کی آبرو
ایک میں ایک تو

مرکزِ جستجو حاصلِ آرزو
ایک میں ایک تو

○

○

زندگی کیا سے کیا ہو گئی
وہ تری یاد تھی جس میں لپٹی ہوئی
میری برسوں کی روداد تھی
آج وہ یاد بھی استعارہ تھی جو
میرے دل کا سہارا تھی جو
کھو گئی
زندگی کیا سے کیا ہو گئی

تجھ کو ڈھونڈوں کہاں کس طرف جاؤں میں
مٹ گئے تیرے سارے نشاں
دل کہاں پاس ہے ایک دھڑکن تھی جب
گنگناتی ہوئی زندگی کا سبب
سو گئی
زندگی کیا سے کیا ہو گئی

کاش اک بار پھر چھن سے آ جائے تو
دل میں جاگے وہ چھکار پھر
تو کہاں آئے گی رت بلاتی رہی
تومگردل کے چھتنار سے جب گئی
تو گئی
زندگی کیا سے کیا ہو گئی

○

○

آ، تجھ سے پیار کروں

میں حوّا کی بیٹی تو ہے آدم کی اولاد
ہم نے کیا اس دنیا کا یہ اجڑا گھر آباد
نئی نویلی خواہش سینے میں بیدار کروں
آ، تجھ سے پیار کروں

میں ہوں تیری رانی تو ہے میرے سر کا تاج
تو دنیا کا راجہ، میرے دل پر تیرا راج
تیرے من درپن میں سارا ہار سنگھار کروں
آ، تجھ سے پیار کروں

آ، ہم دونوں چلتے جائیں ہاتھ میں لے کر ہاتھ
تیرا میرا ساتھ ہے پیارے جنم جنم کا ساتھ
تو بھی اب انکار نہ کر، میں بھی اقرار کروں
آ، تجھ سے پیار کروں

○

○

تم آئے' رات گئی

پل پل تاروں کی برکھا تھی یگ یگ لمبا رستہ
تم جب آئے ہاتھ میں لے کر پھولوں کا گلدستہ
منہ سے کچھ نہ بولی' تاروں کی بارات گئی
تم آئے' رات گئی

پیار ترازو میں رکھ کر ہردے کو میں نے تولا
بول بڑے انمول تھے لیکن بول کوئی نہ بولا
تم سے بات جو کہنی تھی' دل سے وہ بات گئی
تم آئے' رات گئی

سورج گھات میں بیٹھا ہے' کرنوں نے جال بچھائے
دور دیس کی شوبھا لے کر نئے شکاری آئے
اپنی دھرتی کی ٹھنڈی میٹھی سوغات گئی
تم آئے' رات گئی

○

○

رک جاؤ پل دو پل

ہے دور تمہارا گاؤں اس دل میں بہت ہے چھاؤں
رستے میں بڑی ہے دھوپ یہ اجلا اجلا روپ
یہ روپ نہ جائے جل
رک جاؤ پل دو پل

ہونٹوں پر امرت گیت ہے آج ہماری جیت
کچھ برکھا رُت دھنوان کچھ تم میرے مہمان
سب گلیاں ہیں جل تھل
رک جاؤ پل دو پل

یہ پریت کا سندر نام یہ شام، ملن کی شام
اس شام کے سارے رنگ ہیں تیرے میرے سنگ
سینوں میں ہے ہلچل
رک جاؤ پل دو پل

یہ رات ہے پونم رات اور ہم دونوں کا ساتھ
یہ پیار گگن کا نیل یہ رات کی گہری جھیل
اس جھیل میں آج نہ کل
رک جاؤ پل دو پل

○

○

من موہن مجھ سے روٹھ گیا
وہ پیار جو دل میں جاگا تھا وہ روگ جو مجھ کو لاگا تھا
مجھے باندھا جس نے بندھن میں وہ دھاگا دل کا دھاگا تھا
وہ دل کا دھاگا ٹوٹ گیا
من موہن مجھ سے روٹھ گیا

موہن جو ملا تھا ساون میں اک دن بھی نہ برسا آنگن میں
جب اکھین سے برکھا پھوٹی جو بھید چھپایا تھا من میں
وہ چوراہے میں پھوٹ گیا
من موہن مجھ سے روٹھ گیا

میں ایک پتنگ تھی ڈور تھا وہ کس نیل گگن کا مور تھا وہ
برہن کی سار نہ لی اُس نے جانے کیسا چیت چور تھا وہ
جو میرا سب کچھ لُوٹ گیا
من موہن مجھ سے روٹھ گیا

اب کس کے روگ میں بیٹھی ہوں　　یوں جیسے جوگ میں بیٹھی ہوں
اب وہ کب لوٹ کے آئے گا　　میں جس کے سوگ میں بیٹھی ہوں
وہ ہاتھ تو ہاتھ سے چھوٹ گیا
من موہن مجھ سے روٹھ گیا

○

○

اک تارا سب سے روشن ہے

امبر پر جتنے تارے ہیں ایک ایک سے بڑھ کر پیارے ہیں
اک تارا سب سے نیارا ہے کچھ اس میں بھید ہمارا ہے
یہ اپنے پیار کا بندھن ہے
اک تارا سب سے روشن ہے

اس میں اک میری صورت ہے اک تیری موہنی مورت ہے
تو میرے پیار کا سرچشمہ میں تیرے دل کا آئینہ
یہ تیرا میرا درپن ہے
اک تارا سب سے روشن ہے

اپنی دھرتی بھی تارا ہے اس کا بھی روپ دلارا ہے
ہم اس دھرتی کے بچے ہیں ہم پیار میں کتنے سچے ہیں
یہ دھرتی سدا سہاگن ہے
اک تارا سب سے روشن ہے

○

○

(بیروت کی دلہن ثنا کی یاد میں)

تو بیروت کی دلہن تیرے مہندی والے ہاتھ
تیرا وطن ہے تیرا دولہا تیرا نام آزادی
تو نے اپنی آن کی خاطر اپنی جان لٹا دی
تیرے بھائی' تیری بہنیں سب ہیں تیرے ساتھ
تو بیروت کی دلہن تیرے مہندی والے ہاتھ

جذبوں کے بارود نے کاڑھا ترے سہاگ کا جوڑا
تو کندن تھی پر دشمن کو راکھ بنا کر چھوڑا
گھر گھر پہنچی تیری قربانی کی یہ سوغات
تو بیروت کی دلہن تیرے مہندی والے ہاتھ

تو دھرتی کی البڑ بیٹی' تیرا روپ سلونا
تیرے خون کے ہر قطرے میں تیرا نرم بچھونا
تیرے استقبال کو آئی روحوں کی بارات
تو بیروت کی دلہن تیرے مہندی والے ہاتھ

○

○

نیند نہ آئے ساری رات

وقت سے بھی لمبی یہ رین   کروٹ کروٹ دل بے چین

جتنے تارے اُتنے نین

نینوں سے لڈے برسات

نیند نہ آئے ساری رات

وقت کی کوئی اور نہ ٹھور   یادوں کے لشکر منہ زور

باہر چپ اور اندر شور

کس کی جیت اورکس کی مات

نیند نہ آئے ساری رات

وقت نے چھیڑا دیپک راگ   چاروں جانب آگ ہی آگ

راکھ ہوا دھرتی کا سہاگ

کیا اُترے سورج کی برات!

نیند نہ آئے ساری رات

○

○

میں نادان چکور

رات رات بھر جاگوں اک پل پاگل آنکھ نہ جھپکوں
چاند میں تیرا چہرہ دیکھوں' چاند کی جانب لپکوں
ایسے تڑپوں جیسے جنگل میں اک زخمی مور
میں نادان چکور

چپکے چپکے من میں سلگوں پریت کی ریت نباہوں
دن کے اجالے میں چھپ چھپ کر تجھ کو پوجوں' چاہوں
رات آئے تو پکڑا جائے میرے دل کا چور
میں نادان چکور

میں دھرتی کا بیٹا' تیرا نیل گگن سے ناطہ
کھلا سمندر چھوڑ کے تو کیوں میرے باغ میں آتا
تو ہے اور کسی کا' میرے ہاتھ میں تیری ڈور
میں نادان چکور

○

○

سارے بھید ہمارے

صبح سویرے دور افق پر پھیلی پھیلی سرخ شفق پر
کرنوں کے اُجیارے
سارے بھید ہمارے

شبنم شبنم بوندنیوں نے پھولوں کے چہرے پر چھڑکے
جھلمل جھلمل تارے
سارے بھید ہمارے

نکلی وہ سورج کی سواری روشن روشن دنیا ساری
وقت کے بہتے دھارے
سارے بھید ہمارے

کرن کرن نے جشن منایا سورج دیوتا سر پر آیا
اُبھرے بُرج' منارے
سارے بھید ہمارے

سورج ڈھلکا ڈھلتے ڈھلتے شام ہوئی اور گھر کو پلٹے
شوق پرندے سارے
سارے بھید ہمارے

○

○

تم بادل ہو
تم چھاگل ہو

یہ دور دور لہرانا کیا
پیاسوں کو یوں ترسانا کیا
تم آؤ میرے پاس آؤ
سرسبز کرو دل کے گھاؤ
جس آگ میں آپ سلگتا ہوں
وہ آگ تمہیں دے سکتا ہوں
کیا ناطہ آگ اور پانی کا
پل دو پل ساتھ جوانی کا
کتنی گھمبیر اداسی ہے
دھرتی ماں ہے' ماں پیاسی ہے
تم میری جوانی لے جاؤ
دھرتی کو پانی دے جاؤ

تم بادل ہو
تم چھاگل ہو

○

ڈاچی والے میرے دوارے ڈاچی لے کر آ
تو ہے میری راتوں کا چوکھیا شوخ دیا
میں متواری دھوپ ہوں مجھ کو اپنا روپ دکھا
ڈاچی والے میرے دوارے ڈاچی لے کر آ

میرا دل دریا ہے' تیری قسمت میں صحرا
دل کے اجلے پانی سے صحرا میں پھول کھلا
ڈاچی والے میرے دوارے ڈاچی لے کر آ

من کے چوکھٹ پر بیٹھی ہوں صدیوں سے تنہا
اپنے ساتھ بٹھا کر مجھ کو ڈاچی پر لے جا
ڈاچی والے میرے دوارے ڈاچی لے کر آ

تُو تو صحرا کا پنکھی ہے تیرا نام ہوا
پیار کے پنکھ لگا کر مجھ کو چاروں اور اڑا
ڈاچی والے میرے دوارے ڈاچی لے کر آ

○

○

تو میرے پیار کا موسم

میں تیرا نام پکاروں سب الجھے کاج سنواروں
تو بولے ہولے ہولے مرا دل کھائے ہچکولے
دل دھڑکے جیسے سرگم
تو میرے پیار کا موسم

ترے ماتھے چندن ٹیکا جوبن کا لہجہ تیکھا
آنکھوں کی جھیلیں گہری پلکوں کا رنگ سنہری
ترا جسم پھسلتا ریشم
تو میرے پیار کا موسم

تو بہتا پھول کنول کا تو پہلا شعر غزل کا
سورج کی دھوپ میں چمکے تاروں کے روپ میں دمکے
پتوں پر گرتی شبنم
تو میرے پیار کا موسم

تو سندر سندر سپنا سارا جگ تیرا اپنا
تری خوشبو آنگن آنگن ترا جادو اُترّ دکھن
ترے بس میں پورب پچھم
تو میرے پیار کا موسم

○

○

ہوا نامہ بر ہے
عجب روشنی ہے
نگاہوں کے آگے
فضا میں ہے خوشبو
ہوا زندگی ہے
انوکھا ثمر ہے
ہوا نامہ بر ہے

نہ کاگا نہ کوئل
نہ زخمی کبوتر
ادھر میں ادھر تو
زمانہ ہے حائل
مگر سب خبر ہے
ہوا نامہ بر ہے

ہماری بھی قسمت
ہے مل کے بچھڑنا
ہمارے ہی جیسی
ہوا کی بھی چاہت
کہاں اس کا گھر ہے
ہوا نامہ بر ہے

اگر ہم یہ چاہیں
کہ مِلتے رہیں ہم
کریں دل کی باتیں
تو اپنی ہیں راہیں
کہ یہ ہم سفر ہے
ہوا نامہ بر ہے

یہ پھولے پھلے گی
محبت کے دم سے
جہاں چاہیں گے ہم
وہاں لے چلے گی
اِدھر ہے اُدھر ہے
ہوا نامہ بر ہے

○

○

ممٹی پر کاگا بولے
یہ بیری جنم جنم کا
یہ خیر خبر کیا لائے بے دردی جب بھی آئے
اپنی کاں کاں کاں کاں سے
کڑوا کڑوا بِس گھولے
ممٹی پر کاگا بولے

اوروں سے اس کا ناطہ
پیتم کی بات چھپائے یہ الٹی بات بتائے
جو چور ہے اس کے من کا
کھائے سو سو ہچکولے
ممٹی پر کاگا بولے

جس من میں کھوٹ بھرا ہو
کیوں اس کو میت بناؤں کیوں اس سے پریت لگاؤں
تم کس گھر کے بھیدی ہو
میں پوچھوں تو وہ ڈولے
مٹی پر کاگا بولے

جو غیر کے پنکھ لگا کر
چاہے آکاش کو چھو لے وہ اپنا رستہ بھولے
اور گھر تک آتے آتے
مر جائے ہولے ہولے
مٹی پر کاگا بولے

○

○

البیلا شانت نگر

صدیوں سے رہتا ہے جو اپنے خوابوں میں
تیری میری خوشبو جیسے ہو گلابوں میں
جو پھیلتی جاتی ہو
چپکے چپکے گھر گھر
البیلا شانت نگر

بنسی کی تانوں میں ہیں گیت آزادی کے
پھوٹیں جھرنے کتنے نغموں کی وادی کے
ڈھلکیں ڈھلکیں آنچل
چھلکیں چھلکیں ساگر
البیلا شانت نگر

سکھ چین کی باتیں ہیں آسیب نہیں کوئی
ہر چیز اچھوتی ہے بد زیب نہیں کوئی
ٹوٹا شب کا جادو
اب دل میں خوف نہ ڈر
البیلا شانت نگر

اپنے آگے پیچھے روشن روشن رستے
پریوں کے ہاتھوں میں پھولوں کے گلدستے
ہر ایک کے چہرے پر
لو دیتی نرم سحر
البیلا شانت نگر

اس پیار کی بستی میں ہے راج محبت کا
ہر ننگے سر پر ہے اب تاج محبت کا
کیسی رت بدلی ہے
بولے منظر منظر
البیلا شانت نگر

○

○

تو میرے پیار کا گیت　　میں تیرا سُر سنگیت
میں پیار کا میٹھا پھل　　تو سندر نیل کنول
ترے ہاتھ میں میرا ہاتھ　　دونوں کی ایک ہی بات
ہم جنم جنم کے میت

تو میرے پیار کا گیت　　میں تیرا سُر سنگیت
مرے ہردے کی تو آس　　تو کیاری اور میں باس
تو رادھا اور میں شیام　　چاہت کا ایک ہی نام
تری پریت ہے میری ریت

تو میرے پیار کا گیت　　میں تیرا سُر سنگیت
دنیا لوبھی بازار　　ہر چیز یہاں بیوپار
یہ مایا کا سب کھیل　　پر تیرا میرا میل
ہے سب سنسار کی جیت
تو میرے پیار کا گیت　　میں تیرا سُر سنگیت

○

○

میں کون سا رنگ جماؤں
اک گیت ہے دل دھڑکن کا   اک گیت چھنا چھن چھن کا
اک گیت لبوں پر مہکے   اک ڈالی ڈالی چہکے
میں کیسا گیت سناؤں
میں کون سا رنگ جماؤں

آنکھوں کے شوخ اجالے   یہ دو باہوں کے ہالے
دو ہاتھوں میں گلدستے   دو پاؤں کے نیچے رستے
میں کس رستے سے آؤں
میں کون سا رنگ جماؤں

ہر موسم ہے تن من میں   سو رنگ ہیں ایک لگن میں
ہر پل میں کئی زمانے   ہر بات میں لاکھ فسانے
میں کیا کیا بھید بتاؤں
میں کون سا رنگ جماؤں

○

○

میں شام کا پہلا تارا
میں چاند کا رستہ دیکھوں پر میرا چاند نہ آئے
لہرائے شفق کی لالی دل میرا خوں ہو جائے
میں چم چم چم چم چمکوں
مرے دل میں ہے اندھیارا
میں شام کا پہلا تارا

جب رات کا دامن پھیلے وہ اپنا مُکھ دکھلائے
وہ میری اور نہ دیکھے تاروں میں گھُل مِل جائے
سب اُس کی آنکھ کے تارے
وہ میرا ایک سہارا
میں شام کا پہلا تارا

تاروں نے آگے پیچھے کتنے ہی جال بچھائے
وہ سب کا روپ سمیٹے تاروں کے ہاتھ نہ آئے
وہ ساحل ساحل گھومے
پر میرا وہی کنارا
میں شام کا پہلا تارا

○

یہ چاند' مرا ہرجائی کیوں اپنا آپ گنوائے
تارے' یہ رس کے پیاسے کون ان کی پیاس بجھائے
ہے میرا پیار---جدائی
میں ہار کے بھی کب ہارا
میں شام کا پہلا تارا

○

○

موسم کا رنگ سلونا
ہے آج بھی رنگ وہ تیرا جو شام کا رات سے پہلے
بادل یوں آئیں جائیں جیسے برسات سے پہلے
چھاؤں کا نرم بچھونا
موسم کا رنگ سلونا

صدیوں تک ختم نہ ہوں گی یہ تیری میری گھاتیں
جتنی باتیں تھیں پہلے ہیں آج بھی ساری باتیں
نہیں باتیں کانچ کھلونا
موسم کا رنگ سلونا

یوں تن میں من کا دیپک جیسے سیپی میں موتی
ہم دونوں پیار کے راہی راہوں میں جیون جوتی
جوتی میں رنگ بھرو' نا
موسم کا رنگ سلونا

○

○

آ جاؤ شام ڈھلے
میں راہ تکت تھک ہاری تم کیوں روٹھے گردھاری
میں رادھا پیار کی شوبھا تم شیام' میں شیام پجاری
بیٹھی ہوں شیام لگن میں
میں شام کی چھاؤں تلے
آ جاؤ شام ڈھلے

تم سب سنسار کی شکتی بیاکل کا دل نہ توڑو
کیوں ہاتھ میں ہاتھ لیا تھا رستے میں ساتھ نہ چھوڑو
بس گھل جائے نہ تن میں
چنتا کا ناگ پلے
آ جاؤ شام ڈھلے

اک کھیل تھا ماکھن چوری کیوں من کو چرا کر بھاگے!
بڑھتا جائے اندھیارا اندھیارے سے ڈر لاگے
کوئی تارا نیل گگن میں
نا کوئی دیپ جلے
آ جاؤ شام ڈھلے

○

○

تو سورج میں چندا اپنا جنم جنم کا پیار
تیری جوالا میری جوتی' ہم سے امر جیون
سب کے من کا مان بڑھائے' تیرا میرا من
اپنے پیار کی جوت سے روشن سب دکھیا سنسار
تو سورج میں چندا اپنا جنم جنم کا پیار

تیرا جنم ہے دن کا اجالا' میرا جنم ہے رات
روشنیوں کے ناطے سے ہے تیرا میرا سات
جوگ میں بھی سنجوگ بنی' دن رات کی یہ دیوار
تو سورج میں چندا اپنا جنم جنم کا پیار

میری رات ہے سندر سپناتیرا دن ہے دھوپ
تیز لہو کی گرمی تجھ میں' ٹھنڈک میرا روپ
روپ دھوپ کی نرمی گرمی سے یہ پیار سنگھار
تو سورج میں چندا اپنا جنم جنم کا پیار

○

○

اپنا ایک ہی رنگ

پل پل پل پل رنگ بدلتی دنیا کے سو روپ
سکھ کی خاطر چھاؤں میں بیٹھیں چھاؤں میں نکلے دھوپ
اپنا سنگ ہی سچا باقی جھوٹے سارے سنگ
اپنا ایک ہی رنگ

اپنے پاؤں ہیں دھرتی پر دھرتی میری جان
سارے تن پر اس کا سونا' یہ اپنی پہچان
اپنا جینا اس کی خاطر' جیون کے سو ڈھنگ
اپنا ایک ہی رنگ

اپنا سر امبر سے اونچا' لمبے اپنے ہاتھ
سے سمان ہوں میرے لئے تو ایک سے دن اور رات
چاہے چمکیں چاند اور سورج چاہے اڑیں پتنگ
اپنا ایک ہی رنگ

دھرتی اور امبر کو ملائے اپنے من کی آگ
سات سُروں سے سرگم ابھرے میں جب چھیڑوں راگ
چھنن چھنن جھنکار میں گھل مل جائے رنگ ترنگ
اپنا ایک ہی رنگ

○

○

چھنن چھنن چھن پائل باجے گوری چھم چھم ناچے
ہاتھوں سے وہ کرنیں پھوٹیں دیپک جل جل جائیں
پل پل من میں آگ لگائیں پل پل پیاس بڑھائیں
تیز تیز قدموں کو اٹھا کر مدھم مدھم ناچے
چھنن چھنن چھن پائل باجے گوری چھم چھم ناچے

نینوں سے مُدرا چھلکائے، پھیلے روپ اجالا
اس کے چاروں اور ہیں سکھیاں جیسے چاند کا ہالا
چندا ڈوبے، سورج ابھرے پھول پہ شبنم ناچے
چھنن چھنن چھن پائل باجے گوری چھم چھم ناچے

پھولوں کی سنگت میں ناچے وہ تتلی بن جائے
اوس کی صورت جب اڑ جائے اپنے ہاتھ نہ آئے
تن میں آن براجے، من دھڑکن میں ہر دم ناچے
چھنن چھنن چھن پائل باجے گوری چھم چھم ناچے

○

○

میں جاگوں، جگ سوئے

سلوٹ سلوٹ دکھ کے دھاگے، کروٹ کروٹ کانٹے
بیدردوں کے سب دکھ لے کر اپنے سب سکھ بانٹے
اپنی اندھیاری راہوں میں خود ہی کانٹے بوئے
میں جاگوں، جگ سوئے

پلک پلک سے لگ جائے تو اک اک چہرہ ابھرے
سو سو ٹیسیں اٹھیں یوں تو درد اکہرہ ابھرے
میرے جیسا سارے جگ میں روگی کوئی نہ ہوئے
میں جاگوں، جگ سوئے

اک اک تارا گن گن جاگوں، بیرن رات نہ بیتے
جان گنوائی کن لوگوں کے پیار میں جیتے جیتے
کن کا رستہ تکتے تکتے پاگل نیناں کھوئے
میں جاگوں، جگ سوئے

ہونی تو ہو جائے لیکن پھر کیوں نیند اڑائے
پل پل بھیگی پلکوں پر تاروں نے دیپ جلائے
اپنا دکھ بسراؤں، جب دکھیاری شبنم روئے
میں جاگوں، جگ سوئے

○

اک ٹہنی پر دو پھول کھلے
کب کے بچھڑے کب آن ملے!
انداز نیا سج دھج کا ہے مجھ کو تو ایسا لگتا ہے
جیسے دو چاہنے والے ہیں اک دوجے کے متوالے ہیں
کچھ ان سے اپنا ناطہ ہے جو ہم کو یاد دلاتا ہے
ہم ان سے ملے تھے پہلے بھی یہ دل میں کھلے تھے پہلے بھی
وہ پریم ملن پل بھر کا تھا یا ایک سپن پل بھر کا تھا!
کتنے ہی زمانے بیتے ہیں یہ پھول تو آج بھی جیتے ہیں
اپنی سی ان کی خوشبو ہے جیسے اک میں ہوں اک تو ہے
اس امر ملن کے جادو سے اس جنم جنم کی خوشبو سے
کب کے بچھڑے کب آن ملے!
اک ٹہنی پر دو پھول کھلے

○

○

داتا کیا ہے-- تن کا' من کا ناطہ!
بھونرا بن کر پھول پھول کا رس چوسوں' لوبھی کہلاؤں
انگ بھبھوت لگا کر بن بن بھٹکوں تو بیری کہلاؤں
تن اور من میں اتنی دوری!
کیسی ہے تیری مجبوری!
امبر سے دھرتی پہ اتر کر کاش مجھے سمجھاتا
داتا کیا ہے ---- تن کا' من کا ناطہ!

تیری مورتی سامنے رکھ کر جوگن دن بھر نیر بہائے
رات رات بھر ساجن کے پھولوں سے وہ تن من مہکائے
پُن کیا ہے اور پاپ ہے کیسا!
داتا' جوگ ملاپ ہے کیسا!
سوچ سوچ کر تھک جاتا ہوں سمجھ نہیں کچھ آتا
داتا کیا ہے--- تن کا' من کا ناطہ!

تن من کو کیوں دو خانوں میں داتا تو نے بانٹ دیا ہے
مجھ کو تن کا گیان بھی دے جب من کو یہ نروان دیا ہے
پھول اور خوشبو ایک ہیں دونوں
جب میں اور تو ایک ہیں دونوں
تیرا کیا جاتا تن من کا فرق اگر مٹ جاتا!
داتا کیا ہے ---- تن کا' من کا ناطہ!

○

○

چاروں طرف ہے جگمگ اجالا
آئیں ملن کی شبھ نام راتیں شبنم میں ڈوبیں چاہت کی باتیں
تاروں کی گھر میں اتریں براتیں
چندا کا تیرے چہرے پہ ہالا
چاروں طرف ہے جگمگ اجالا

آشا کا ہر پھول سجرا نویلا کیا رنگ لائی سپنوں کی بیلا
گم ہو گیا دھڑکنوں کا یہ میلا
نینوں میں بھڑکی کیسی جوالا
چاروں طرف ہے جگمگ اجالا

اک دوسرے میں یوں کھو گئے ہم اک دوسرے کے ہی ہو گئے ہم
اگلے جنم تک کیوں سو گئے ہم
آنکھوں میں مارا سورج نے بھالا
چاروں طرف ہے جگمگ اجالا

○

○

میں کیا جاگوں کیا سوؤں!
سوؤں تو سپنے تیرے جاگوں تو گھور اندھیرے
کیوں روٹھے ساجن میرے
ترا رستہ تکتے تکتے
میں روگی نیناں کھوؤں
میں کیا جاگوں کیا سوؤں!

تن من میں یادیں پھڑکیں راتوں کی چھتیاں دھڑکیں
آنکھوں میں تارے اڑکیں
میں کس کے پیار میں نِسدن
یہ انسون ہار پروؤں
میں کیا جاگوں کیا سوؤں!

سب یادیں من بہلاوے سکھ سپنے بھی پچھتاوے
مرے چاروں اور چھلاوے
مرے ہاتھ نہ کچھ بھی آئے
میں کیا کاٹوں کیا بوؤں!
میں کیا جاگوں کیا سوؤں!

۱

○

تم تو ہوا ہو
لاکھ کوئی بانہیں پھیلائے تم کو کون پکڑ سکتا ہے!
اتنا زور بھلا ہے کس میں تم کو کون جکڑ سکتا ہے!

تم تو گھٹا ہو
اتنی بات تو سن لو میری کس کے کھیت پہ تم برسو گے!
جتنا مجھ کو ترساؤ گے اتنا ہی تم خود ترسو گے

تم تو ضیا ہو
اک دن تیر کمان سنبھالے تم سورج کے رتھ پر آؤ
میرے دل پر چپکے چپکے کرن کرن کے بان چلاؤ

تم تو ادا ہو
لیکن میرے کان میں آ کر یہ تو بتاؤ کس کی ادا ہو!
ہاں تم تو پہچان ہو میری دل میں ہو یا دل سے جدا ہو!
تم تو ادا ہو
تم کو کون پکڑ سکتا ہے!

○

○

کون یہ صدمے جھیلے لوگو کون یہ صدمے جھیلے!

صبحیں چتا جلانے آئیں شامیں دکھ پہچانے آئیں
بیت گئے سب سمے سہانے دیکھتے دیکھتے ہوئے پرانے
جذبے نئے نویلے لوگو' جذبے نئے نویلے
کون یہ صدمے جھیلے لوگو' کون یہ صدمے جھیلے!

ٹوٹ گئیں ہاتھوں کی لکیریں رستہ بھول گئیں تدبیریں
سب ہی ہیریں سب ہی رانجھے سب لوگوں کے درد ہیں سانجھے
راکھ ہیں جنگل بیلے لوگو' راکھ ہیں جنگل بیلے
کون یہ صدمے جھیلے لوگو' کون یہ صدمے جھیلے!

سانسوں میں بارود کی بو ہے یہ راہوں میں کس کا لہو ہے!
چپ ہیں جتنے نام بڑے ہیں اب کتنے سنسان پڑے ہیں!
ہنستے بستے میلے لوگو' ہنستے بستے میلے
کون یہ صدمے جھیلے لوگو' کون یہ صدمے جھیلے!

سب نے ہی کر لی من مانی کون سنے گا پیار کی بانی!
نا کوئی ساتھی نا کوئی بیلی فاختہ بیٹھی روئے اکیلی
تنہا جان پہ کھیلے لوگو' تنہا جان پہ کھیلے
کون یہ صدمے جھیلے لوگو' کون یہ صدمے جھیلے!

○

○

کیسے پیاس بجھاؤں اپنی' کیسے پیاس بجھاؤں!
جی چاہے میں اڑ کر اس ست رنگی پینگ پہ جھولوں
ایسا شانت سفر ہو میرا سارے دکھڑے بھولوں
رنگوں میں یوں گھل مل جاؤں آپ دھنک بن جاؤں
کیسے پیاس بجھاؤں اپنی کیسے پیاس بجھاؤں!

کب سے من کا پاگل پنچھی چاند ملن کو ترسے
ایک وہ رات بھی آئے چاند ملن کی برکھا برسے
کب تک میں بھی تڑپوں پاگل من کو بھی تڑپاؤں!
کیسے پیاس بجھاؤں اپنی' کیسے پیاس بجھاؤں!

بیٹھوں میں سورج کے رتھ پر ساری دنیا دیکھوں
بھور بھئے سے شام تلک میں جانے کیا کیا دیکھوں
چاروں اور سے دھرتی پر کرنوں کا رس برساؤں
کیسے پیاس بجھاؤں اپنی' کیسے پیاس بجھاؤں!

دھرتی کے پاتال میں اتروں کھوجوں نئے خزانے
دھرتی کے اندر کیا ہے دیکھ آؤں اسی بہانے!
آنکھوں سے جو بھید چھپے ہیں آنکھوں میں چمکاؤں
کیسے پیاس بجھاؤں اپنی کیسے پیاس بجھاؤں!

من ساگر کی تہہ میں جاؤں لاؤں ایسے موتی
ساری دنیا سے نیاری ہو جن کی جگمگ جوتی
آنے والی کل کو یہ جیون مالا پہناؤں
کیسے پیاس بجھاؤں اپنی' کیسے پیاس بجھاؤں!

○

○

سوکھا کھیت ہرا ہو جائے

تجھ کو بلاؤں تو آ جائے تیرا نام ہوا ہو جائے
اتنی زور سے بادل برسے جل تھل دل دریا ہو جائے
سوکھا کھیت ہرا ہو جائے

سانس کا رشتہ کبھی نہ ٹوٹے چاہت وہ دھاگا ہو جائے
آتے جاتے تجھ کو دیکھوں تو اتنا پیارا ہو جائے
سوکھا کھیت ہرا ہو جائے

شبنم خوشبو رنگ سویرا تیرا روپ' صبا ہو جائے
آن ملیں جب چاند چکوری گھر گھر میں چرچا ہو جائے
سوکھا کھیت ہرا ہو جائے

تو ہو میرا رین بسیرا تو دل کی دنیا ہو جائے
پُورب' پَچھّم' اُتر' دَکّھن تو ہر سو پیدا ہو جائے
سوکھا کھیت ہرا ہو جائے

تیرے دھیان میں کیاکیاسوچوں جانے کیا سے کیا ہو جائے!
تب تب میرے خواب ہوں پورے جب جب تو میرا ہو جائے
سوکھا کھیت ہرا ہو جائے

○

○

ہم پریم دھنک بن جائیں

برسات میں دھوم مچائیں سانسوں میں باس بسائیں
پھولوں سے رنگ چرائیں رنگوں سے پینگ بنائیں
یہ پینگ ہلاریں' گائیں
ہم پریم دھنک بن جائیں

تیرا ست رنگا آنچل ہردے میں مچائے ہلچل
دھک دھک دھڑکے من پاگل یوں چھلکے پیار کی چھاگل
جیسے گھنگھور گھٹائیں
ہم پریم دھنک بن جائیں

ہم دھرتی کے بن باسی یہ اپنی روحیں پیاسی
اب کیسی گھور اداسی سمجھیں یہ بات ذرا سی
ہم امبر پر لہرائیں
ہم پریم دھنک بن جائیں

○

○

تم سُر ساگر بن جاؤ نا

میں بہتا جاؤں لہروں پر انجانی مستی چھا جائے
گاؤں گاؤں پر شہروں پر تم ایسی دُھن میں گاؤ نا

میں کب تک گھوموں گلی گلی
جوگی کو میت بناؤ نا
تم سُر ساگر بن جاؤ نا

میں پیار کا سُر کھو بیٹھا ہوں اب میری آگ میں کون جلے
جس آگ میں جلتا رہتا ہوں وہ دیپک راگ سناؤ نا

تم خود بھی جلو اور میرے بھی
تن من میں آگ لگاؤ نا
تم سُر ساگر بن جاؤ نا

جب بھڑکے اپنا پیار نگر جب دونوں آگ میں جلتے ہوں
سُر ساگر سے پانی لے کر چھم چھم بادل برساؤ نا

ہم دونوں پھر سے جی اٹھیں
ایسا ملہار سناؤ نا
تم سُر ساگر بن جاؤ نا

○

○

سندرتا تیرا نام

تو بھور بھئے کی لالی ہے تو دن کی اجلی دھوپ
بستی بستی' جنگل جنگل ہر جا تیرا ہی روپ
اوشا کی پہلی انگڑائی' تو جلتی بجھتی شام
سندرتا تیرا نام

یہ پھول' یہ خوشبو' پیار دھنک یہ بکھرے بکھرے رنگ
یہ چاند ستارے نیل گگن سب تیری لگن کے ڈھنگ
تیری جگ مگ آنگن آنگن' تیرا گھر گھر بسرام
سندرتا تیرا نام

تو سب کے ہردے کی جوتی تو سب کے دل کی آس
تو پوجا بھی من مندر بھی تو شکتی تو بن باس
تو رادھا شیام کا امر ملن تو سیتا ہے تو رام
سندرتا تیرا نام

○

○

کاہے جلیں پتنگے

دنیا تو مایا یا چھایا' کس کا روپ انہیں من بھایا
کون ہے ایسا جس کی کھوج میں گھر سے چلیں پتنگے
کاہے جلیں پتنگے

دیپک راگ ہے ان کے دل میں کیسی آگ ہے ان کے دل میں
کیا جوالا ہے ان کے اندر' جس میں پلیں پتنگے
کاہے جلیں پتنگے

کیا کہتی ہے ان کی ریکھا! کون سا دیس ہے وہ ان دیکھا
جس کی مٹی کے سانچے میں نسدن ڈھلیں پتنگے
کاہے جلیں پتنگے

کس پہ نچھاور سب تن من ہے کوئی تو انمول رتن ہے
راکھ میں کیا تاثیر ہے جس سے پھولیں پھلیں پتنگے
کاہے جلیں پتنگے

○

○

اک گیت مرا' اک بارش کا

سارے باغوں میدانوں میں کیا جل تھل کیا سیرابی ہے!
فرزانوں میں' دیوانوں میں کیا دھوم ہے کیا بیتابی ہے!
بیلوں' کھیتوں' کھلیانوں میں دو نغموں سے شادابی ہے
نغموں کی سوزن کاری سے
ہر ایک پرانا زخم سلا
اک گیت مرا' اک بارش کا

سینوں میں جلتی آگ بجھی دیکھو کیسا بدلا موسم!
سوئی ہوئی دھرتی جاگ اٹھی بادل برسے یوں چھم چھم چھم چھم
جب برکھا پیار کا راگ ہوئی پھر کیسی دکھن پھر کس کا غم!
آنگن آنگن خوشیاں ناچیں
ہر بوند میں بن کر پھول کھلا
اک گیت مرا' اک بارش کا

پھر اپنے ٹھور ٹھکانوں پر   رستوں سے مسافر لوٹ آئے
کیا گزری ننھی جانوں پر   گھر آئے پرندے، ستائے
جب پیار ہو شوخ زبانوں پر   کیوں گھر بھی سورگ نہ بن جائے!

نٹ کھٹ البیلے ساون میں
دھڑکن دھڑکن سے آن ملا
اک گیت مرا، اک بارش کا

○

○

کاہے جوگ لیا ری گوری کاہے جوگ لیا!
تو البیلی محلوں کھیلی اب چھنتا ہے تری سہیلی
بول تو کیا کیا تجھ پر بیتی کیوں ہاری جو بازی جیتی
پہلے تو اڑتی تتلی تھی اب کیوں سوگ لیا ری گوری!
کاہے جوگ لیا ری گوری کاہے جوگ لیا!

کون ہے ایسا وہ بیراگی جس کے کارن دنیا تیاگی
تن کو بنایا خاک بچھونا کس پہ لٹایا من کا سونا
آنکھ سے اوجھل کون ہے وہ کس سے سنجوگ لیا ری گوری!
کاہے جوگ لیا ری گوری کاہے جوگ لیا!

آنکھوں میں یہ گھور آشائیں پل پل تیری کتھا سنائیں
پون بِنا کیا دل کھلتا ہے! من مارے کیا پی ملتا ہے!
ہلکا ہلکا میٹھا کیسا روگ لیا ری گوری
کاہے جوگ لیا ری گوری کاہے جوگ لیا!

بھید بھنور کی تھاہ نہ کوئی باہر کی اب راہ نہ کوئی
من مندر کی یہ ویرانی خوب ہے تیری امر کہانی
بالی عمریا میں بھی تو نے کیا کچھ بھوگ لیا ری گوری
کاہے جوگ لیا ری گوری کاہے جوگ لیا !

○

○

تو داس میں چرنن داسی
میں کیا کیا سپنے دیکھوں تجھ کو گھر اپنے دیکھوں
جب بھور بھئے میں جاگوں اور تیرے دوارے بھاگوں
تو اور بھی پیاس بڑھائے
میں تیری درشن پیاسی
تو داس میں چرنن داسی

میں جتنے پھول کھلاؤں سب آرتی میں بھر لاؤں
اک سچے پریم سپن کے یہ پھول ہیں میرے من کے
یہ پھول ہیں نئے نویلے
یہ پھول نہیں ہیں باسی
تو داس میں چرنن داسی

میری اتنی سی بھگتی بس تو ہی میری شکتی
تو دل میں آن براجے تو کیوں مجھ کو ڈر لاگے!
کیوں من چوکھٹ پر بیٹھے
اک گہری گھور اداسی
تو داس میں چرنن داسی

میں رادھا تو گردھاری کیا سمجھیں یہ سنساری
میں تیرے شگن مناؤں میں جو چاہوں سو پاؤں
کیوں تجھ کو جنگل جنگل
ڈھونڈت ہیں سب سنیاسی
تو داس میں چرنن داسی

○

○

کونجوں کی ڈار نہ ٹوٹے
یہ نیلم نیل فضائیں یہ ٹھنڈی، نرم ہوائیں
اس پریت نگر لے جائیں جہاں اپنا ساتھ نہ چھوٹے
کونجوں کی ڈار نہ ٹوٹے

امبر بھی ایک سمندر ہم لہریں اس کے اندر
ہر لہر میں اک من مندر یہ مندر کوئی نہ لوٹے
کونجوں کی ڈار نہ ٹوٹے

امبر کے دھوپ کنارے یہ چاروں روپ ہمارے
یوں خوشبو پنکھ کھلارے بنتے جائیں گل بوٹے
کونجوں کی ڈار نہ ٹوٹے

اپنوں کے ساتھ ہی رہنا یہ خواب ہی اپنا گہنا
جو شوق سے ہم نے پہنا باقی سب خواب ہیں جھوٹے
کونجوں کی ڈار نہ ٹوٹے

○

○

یادوں کے سنگ چلیں
اپنا بھی دل دھڑکے سورج کی جوالا میں
انسون کو پرو آئیں کرنوں کی مالا میں
ہر پھول کے چہرے پر، شبنم شبنم مچلیں
یادوں کے سنگ چلیں
خوابوں کی دھنک بن کر اتریں گلزاروں میں
خوشبو کی طرح پھیلیں گلیوں بازاروں میں
خوشبو کا بدن چومیں، سارے ارماں نکلیں
یادوں کے سنگ چلیں
امرت بن کر چھلکیں گھنگھور گھٹاؤں میں
روحوں کی موسیقی تڑپے دریاؤں میں
کھیتوں کھلیانوں میں، ہم پھولیں اور پھلیں
یادوں کے سنگ چلیں
یادوں کے میلے میں دن بھر چلتے جائیں
باتوں کے حسیں جگنو شب بھر جلتے جائیں
چندا کے ساتھ ابھریں، سورج کے ساتھ ڈھلیں
یادوں کے سنگ چلیں

○

○

تم بیاکل من کی آس
ہردے کی بڑھتی پیاس
تم میرا پیار لباس
تم پھول ہو اور میں باس
میں تم بن بہت اداس
آ جاؤ میرے پاس
تم بیاکل من کی آس

کیا جانو پریت، سجن!
یہ شہر، سمندر، بن
یہ دھرتی اور گگن
سب دنیا ایک سپن
تم سے میرا تن من
یہ پریت ہی میرا دھن
کیا جانو پریت، سجن!

میں نِسدن کروں پکار
تم ہی سے مری بہار
تم ہی سے روپ سنگھار
تم میرا سچا پیار
تم پہن کے چندن ہار
آ جاؤ مرے دوار
میں نِسدن کروں پکار

○

○

کیسے اڑیں پتنگیں!

دھوپ بہت ہے بند ہوا ہے
نیل گگن کا سوکھ گیا ہے
ہاتھ میں ڈور ہے الجھی الجھی
چکنا چور امنگیں
کیسے اڑیں پتنگیں!

لہو لہان ہے دھرتی ساری
فاختہ روئے کرموں ماری
سر کے اوپر گدھ منڈلائیں
نیچے جاری جنگیں
کیسے اڑیں پتنگیں!

جھوٹ کا رنگ تو تھا ہی کچا
سچ کا رنگ بھی جھوٹا نکلا
اب ہم اپنے دردی دل کو
کون سے رنگ میں رنگیں
کیسے اڑیں پتنگیں!

○

O

کیا بات ہوئی
کیوں ڈگمگ ڈگمگ پھرتے ہو ایک ایک قدم پر گرتے ہو
کیا ہاتھ کسی نے چھوڑ دیا کیا پریم کا بندھن توڑ دیا
یہ اَن بَن کس کے ساتھ ہوئی
کیا بات ہوئی

جب پیار گھروندا ٹوٹ گیا یہ جگمگ جگنو کس کے لئے
دھنوان تھے تم دل والے تھے آنکھوں میں آنسو کس کے لئے
کیوں بِن برسے برسات ہوئی
کیا بات ہوئی

جب پیار کا دل سے ناطہ ہے کیوں دل، دل کو تڑپاتا ہے
یہ بیچ میں کون آ جاتا ہے سورج کو گہن کھا جاتا ہے
کیوں دن ڈوبا، کیوں رات ہوئی
کیا بات ہوئی

O

○

دیا جلے تو کیسے

دن بھر تیرا رستہ دیکھا پل پل کھائے دھوکے
شام کے ساتھ ہی بند ہوئے جاتے ہیں نین جھروکے
اندر اندر دل کو لگائے تیری یاد، کچوکے
گم ہوتے سورج کی سواری کون بھلا اب روکے
تیل ہے تھوڑا، بن باتی کے دیا جلے تو کیسے
دیا جلے تو کیسے

سکھ سندیس نہیں ہے کوئی، دکھ کی سو سوغاتیں
چاند کے ساتھ ہی روٹھ گئی ہیں تاروں کی باراتیں
کس کے ساتھ ہو آنکھ مچولی، کیسی پیار کی گھاتیں
کوئی کر سکتا ہے کب تک اپنے دل سے باتیں
کوئی نہ آگے بات بڑھائے، بات چلے تو کیسے!
بات چلے تو کیسے!

نیند گئی اور چُپ چُپ سی ہے سپنوں کی شہنائی
پیار کی قسمیں کھانے والا کیوں نکلا ہرجائی
دل کے ساتھ ہی دل دھڑکن بھی اب تو ہوئی پرائی
جنم جنم تک اب تو جیسے اپنا لیکھ جدائی
تنہائی کی گھور اندھیاری رات ڈھلے تو کیسے
رات ڈھلے تو کیسے
بات چلے تو کیسے
دیا جلے تو کیسے

○

○

بادل آ
آ بھی جا
نا ترسا
سوکھے کھیت
جسم سمیت
ریت ہی ریت
پیاس بجھا

بادل آ
آ بھی جا
نا ترسا
تیرا تن
تیرا من
سب کا دھن
پیار لٹا

بادل آ
آ بھی جا
نا ترسا
بنجر لوگ
گھر گھر سوگ
کتنے روگ
روگ مٹا

بادل آ
آ بھی جا
نا ترسا
ہم انسان
سب نادان
تو دھنوان
ہُن برسا

بادل آ
آ بھی جا
نا ترسا

○

○

یہ دل سے باتیں کون کرے
یہ کون ہے سورج میں چمن میں　　یہ کون ہے بستی میں بن میں
تن سلگن میں، من دھڑکن میں　　یہ سُونے گھر کے آنگن میں
چپکے سے پاؤں کون دھرے
یہ دل سے باتیں کون کرے!

شب کی چپ چپ تنہائی میں　　ہنستی گاتی پروائی میں
بجتی بجتی شہنائی میں　　اُوشا کی ایک انگڑائی میں
یہ کون اتنے بہروپ بھرے
یہ دل سے باتیں کون کرے!

خوشبو سی نرم گلابوں میں　　سکھ چین تمام عذابوں میں
اک صورت سارے خوابوں میں　　اک مورت نین سرابوں میں
سانسوں کے پاس آنکھوں پرے
یہ دل سے باتیں کون کرے!

○

○

اب آؤ نا

میں ڈھونڈوں تم کو گلی گلی سب دنیا مجھ سے روٹھ چلی

سب کہتے ہیں مجھ کو پگلی

اس پگلی کو سمجھاؤ نا

اب آؤ نا

کیا تم یہ بستی چھوڑ چکے کیا پیار کا بندھن توڑ چکے

کیوں اپنوں سے منہ موڑ چکے

بتلاؤ نا

اب آؤ نا

جب کوئل کوکے بگھین میں اک آگ لگائے تن من میں

اب دھوپ ہی دھوپ ہے آنگن میں

ٹھنڈی چھاؤں بن جاؤ نا

اب آؤ نا

شاخوں سے پتے ٹوٹ گرے کئی موسم آئے اور گئے
آنکھوں سے آنسو پھوٹ بہے
یہ بجھتے دیپ جلاؤ نا
اب آؤ نا

تم چاند بھی چاند کا ہالا بھی سورج کا روپ شوالا بھی
تم نینن بیچ اجالا بھی
برہن کو مُکھ دِکھلاؤ نا
اب آؤ نا

○

○

اک پیار کی ناؤ بناؤں

جب پیار کا ساگر چھلکے چھٹ جائیں نین دھندلکے
جب اوشا لے انگڑائی بادل ہوں ہلکے ہلکے
میں توڑ دوں لوبھ کا بندھن اور من مانجھی بن جاؤں
اک پیار کی ناؤ بناؤں

بازو پتوار ہوں میرے میں دوہے گاؤں تیرے
میں تیری آس میں نکلوں ہوں میرے ساتھ سویرے
ہر لہر لہر کے دل میں میں پیار کا شہر بساؤں
اک پیار کی ناؤ بناؤں

پھر یوں ہی چلتے چلتے سپنوں میں ڈھلتے ڈھلتے
آ جائے پاس کنارا آنکھوں کو ملتے ملتے
جب میل ہو تیرا میرا میں کیا کیا راس رچاؤں!
اک پیار کی ناؤ بناؤں

○

○

دکھ سکھ جڑواں بھائی رے بندے
دکھ سکھ جڑواں بھائی
دکھ سکھ جنم جنم کے ساتھی یہ دولہا ہم لوگ براتی
من پھلجھڑیاں انسون لڑیاں ان کی سُکھ دکھلائی رے بندے
دکھ سکھ جڑواں بھائی

دکھ سکھ ہے جیون کا گہنا ہنستے ہنستے ہر دکھ سہنا
کاہے ہاتھ میں کاسہ لے کر کرتا پھرے گدائی رے بندے
دکھ سکھ جڑواں بھائی

دکھ سکھ سچے میت ہیں اپنے دکھ سکھ کے سب گیت ہیں اپنے
گیتوں کی بگیا میں کیسی ہاہا کار مچائی رے بندے
دکھ سکھ جڑواں بھائی

دکھ سکھ میں یہ ان بن کیسی   چیز نہیں کوئی گھر جیسی
ایک ہی گھر میں رہتے سہتے   کیسی آگ لگائی رے بندے
دکھ سکھ جڑواں بھائی

من کا شیشہ اجلا کر لے   سینہ خوشبوؤں سے بھر لے
بھائی بھائی ہے تو پھر کیوں
دکھ سکھ بیچ لڑائی رے بندے
دکھ سکھ جڑواں بھائی

○

○

میرے پاگل دل یہ تو نے کیا کیا!
اڑ کے تتلی آ گئی تھی تیرے گھر   نوچ کر اس کے سنہری نرم پر
سارے آنگن میں انہیں بکھرا دیا!
میرے پاگل دل یہ تو نے کیا کیا!

آسماں پر کھلنے والی وہ دھنک   جس سے آجاتی تھی آنکھوں میں چمک
تو نے اس رستے کو بھی دھندلا دیا!
میرے پاگل دل یہ تو نے کیا کیا!

بھور کا سنگیت اُوشا کی کرن   دھوپ کا اور روپ کا پہلا ملن
پیار کے سنجوگ کو دھوکا دیا!
میرے پاگل دل یہ تو نے کیا کیا!

وہ تو چُن کر لائی تھی پوجا کے پھول   تو اُسے سمجھا کیا قدموں کی دھول
وہ تو دیوی تھی اسے ٹھکرا دیا!
میرے پاگل دل یہ تو نے کیا کیا!

○

○

تیرے نام ہیں سارے

پھولوں کے سب رنگ ہیں تیرے خوشبو خوشبو سنگ ہیں تیرے
شبنم سے منہ دھو کر بھونرا گھومیں دوارے دوارے
تیرے نام ہیں سارے

لہروں میں تو آئے جائے جل پریوں کے سنگ نہائے
سب ہیں اپنے پیار کے ساتھی کروٹ کروٹ دھارے
تیرے نام ہیں سارے

ہر دل میں تیری آبادی تو نے ہر دل کو دنیا دی
تیز ہوا بھی شوخ دھنک بھی پیار کی پینگ ہُلارے
تیرے نام ہیں سارے

امر ملن کی رات ہے تیری سب کے لب پر بات ہے تیری
تیرے نام سے وابستہ ہیں جگنو' چاند' ستارے
تیرے نام ہیں سارے

○

○

اک دیا جلتا رہا
تو نے کیا مجھ کو بھلایا مجھ سے روٹھا میرا سایا
رات بھر کوئی نہ آیا
راستہ جلتا رہا
اک دیا جلتا رہا
اپنی سانسوں کی چبھن تھی! بیتی باتوں کی جلن تھی!
یا ستاروں کی اگن تھی!
جانے کیا جلتا رہا!
اک دیا جلتا رہا
رات کی اندھی گپھا میں درد کی بوجھل فضا میں
دکھتی آنکھوں کی ضیا میں
رتجگا جلتا رہا
اک دیا جلتا رہا
کوئی کیا دیتا سہارا میں نے تجھ کو ہی پکارا
بجھ گیا ایک ایک تارا
دل سدا جلتا رہا
اک دیا جلتا رہا

○

○

میں اک شام ہوں درشن پیاسی، میرا نام اداسی
میرے آگے پیچھے بھاگیں کیا کیا شام دھندلکے
پیار کے کتنے رنگ ہیں، گہرے گہرے ہلکے ہلکے
دور افق پر پھیلی پاگل من کی بات ذرا سی
میں اک شام ہوں درشن پیاسی، میرا نام اداسی
آہٹ آہٹ پر من میرا کھائے کتنے دھوکے
کیا تو دور بھی رہ سکتا ہے میرا اپنا ہو کے!
سلگ سلگ رہ جاؤں جب چُھو جائے یاد ہواسی
میں اک شام ہوں درشن پیاسی، میرا نام اداسی
تیری پیار بھری برکھا کو میرا لُوں لُوں ترسے
اُمڈ اُمڈ کے آئے، چھائے، نہ گرجے نہ برسے
نظروں کے آگے لہرائے اک گھنگھور گھٹا سی
میں اک شام ہوں درشن پیاسی، میرا نام اداسی
تو ہی پیار سہاگ ہے میرا تو ہی شام کا جادو
تو ہی میرے من کی بگیا تو ہی میری خوشبو
تیرے باج ہوئی میں جوگن تازہ پھول بھی باسی
میں اک شام ہوں درشن پیاسی، میرا نام اداسی

○

○

پیار نے چھیڑا دیپک راگ
بھڑکن لاگی من میں آگ
اندر باہر گھور اندھیارے ہر سو پھیلا ہے انیائے
سُر نے ایسی کایا پلٹی گھر گھر جگمگ دیپ جلائے
جُگ جُگ جیوے پریم سہاگ
پیار نے چھیڑا دیپک راگ
بھڑکن لاگی من میں آگ

جیون پتھ کے اندھیاروں میں میں جس آگ سے نیائے مٹاؤں
بول یہ کیسا انیائے ہے خود اس آگ میں جل جل جاؤں
داتا اپنے کیسے بھاگ!
پیار نے چھیڑا دیپک راگ
بھڑکن لاگی من میں آگ

○

○

بیتے ناہیں غم کی رات
چاروں جانب آگ لگی ہے
دنیا دوزخ بنی ہوئی ہے
کون سنے گا کس نے سنی ہے
ہم دکھیوں کی ہاہاکار
کون بنائے بگڑی بات
بیتے ناہیں غم کی رات

سانسوں میں بارود کی بو ہے
گم سم چاہت کی خوشبو ہے
مَیں مَیں ہوں نا اب تُو تُو ہے
کون اب جائے کس کے دوار
کیا پہچانے ہات کو ہات
بیتے ناہیں غم کی رات

یوں لگتا ہے رات کے پیچھے
گھور دکھوں کی گھات کے پیچھے
جیت چھپی ہے مات کے پیچھے
کون اب گائے میگھ ملہار
برسے نغموں کی برسات!
بیتے ناہیں غم کی رات

کوئی ایسا شُبھ دن آئے
بوجھل اندھیارا کٹ جائے
پیار کا سورج ہُن برسائے
پہنیں ہم کرنوں کے ہار
گھر گھر میں اترے بارات
گائیں مل کر سب کے ساتھ
بیت گئی وہ غم کی رات

○

○

شیشہ جھوٹ نہیں بولے گا

جتنے روپ بدل کر آؤ لاکھ دکھاؤ بھید بناؤ
ہر شیشے کا ایک سبھاؤ
ایک ہی تکڑی پر تولے گا
شیشہ جھوٹ نہیں بولے گا

اس دنیا کے رنگ ہیں کتنے! موسم اپنے سنگ ہیں کتنے!
بات بات کے ڈھنگ ہیں کتنے!
سارے دروازے کھولے گا
شیشہ جھوٹ نہیں بولے گا

کب تک کالی رات رہے گی! کب تک سچ کو مات رہے گی!
آخر اپنی بات رہے گی
کنکر موتی سب رولے گا
شیشہ جھوٹ نہیں بولے گا

○

○

کیا کیا خواب ہمارے!
پیاس بجھے سوکھی دھرتی کی ہم بادل بن جائیں
انگ انگ سہلائیں سب دکھیوں کے روگ مٹائیں
نام کمائیں، اپنے سارے بگڑے کام بنائیں
ابھریں تو آکاش کو چھو لیں اپنے برج منارے
کیا کیا خواب ہمارے!

جو پاتال میں بھید چھپے ہیں سب کا کھوج لگائیں
دھرتی کے گمنام خزانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر لائیں
دنیا حیرانی سے دیکھے ہم وہ رنگ جمائیں
لہر لہر میں چل کر آئیں اپنے پاس کنارے
کیا کیا خواب ہمارے!

دھنک دھنک امبر پر جھولیں، پیار پتنگ اڑائیں
ہم نیلے آکاش پہ بھی دھرتی کی راس رچائیں
فرق نہ ہو دونوں میں کوئی ایسا سورگ سجائیں
اپنے خون میں گھل مل جائیں سورج، چاند، ستارے
کیا کیا خواب ہمارے!

○

○

پریت تو ہے اک دھوکا

بھیگی رات میں پیا ملن کو گھر سے نکلی گوری
پریت ہے کیسا جیون جوکھوں یہ کیا جانے چھوری!
بھولی بھالی اک ناری کو تیز ہوا نے ٹوکا
پریت تو ہے اک دھوکا

بادل گرجے، بجلی چمکے، کچھ بھی نظر نہ آئے
سایوں کے جنگل میں ہر شے سایہ سا بن جائے
رات کے سینے سے بھی نکلے رہ رہ کر یہ ہوکا
پریت تو ہے اک دھوکا

پریتم چین سے سوئے، گوری اپناسب کچھ تیاگے
کوئی اس کا ہاتھ نہ تھامے کیا ٹھہرے کیا بھاگے
آگے پیچھے اندھیاروں نے رستہ رستہ روکا
پریت تو ہے اک دھوکا

جنم جنم میں ہارے پھر بھی سمجھے جیت ہے میری
گوری کیسے جیتے جب تک ہے یہ رات گھنیری!
ہر جیون میں کاہے گوری کھیلے کھیل انوکھا!
پریت تو ہے اک دھوکا

○

○

اندر باہر ایک سمندر
پلکوں پر ہیں جتنے آنسو اُتنے ہی آکاش پہ تارے
ہم بھی مسافر یہ بھی مسافر ایک سفر، ہمراہی سارے
ان کی دمک سے اپنی چمک سے
جگمگ جگمگ ہے من مندر
اندر باہر ایک سمندر

بحر کی ہے جتنی گہرائی اُتنا سوچ سمندر گہرا
اٹھتی پھیلتی بڑھتی موجیں جیسے اپنے خون کا لہرا
پانی بھی ہے رمتا جوگی
دل بھی اپنا مست قلندر
اندر باہر ایک سمندر

کیسی کیسی راس رچائے صبح کی رچنا شام کی بیلا
جب بھی آنکھیں کھول کے دیکھیں ہر منظر ہے نیا نویلا
وقت کا پہیہ ایسے گھومے
جیسے کوئی چلتا جندر
اندر باہر ایک سمندر

○

○

اک سایا اپنے ساتھ رہا

یہ سایا کس کا سایا ہے! یہ اپنا ہے کہ پرایا ہے!
یہ من مندر کی چھایا ہے! یا تن سے باہر آیا ہے!
آگے پیچھے دن رات رہا
اک سایا اپنے ساتھ رہا

یہ ساتھی اپنے دکھ سکھ کا یہ جینے اور مرنے کی دوا
ہر سانس میں اس کا جادو تھا وہ اس نے سنا جو میں نے کہا
مرے ہاتھ میں اس کا ہاتھ رہا
اک سایا اپنے ساتھ رہا

یہ اپنے گھر کا بھیدی ہے محبوب بھی اور رقیب بھی ہے
جتنی بھی پونجی اپنی ہے میری ہے کہاں، سب اس کی ہے
داتا کی عجب سوغات رہا
اک سایا اپنے ساتھ رہا

○

○

میں رادھا اور تم گردھاری
نِسدن دیکھوں راہ تمہاری
رین گزاروں تارے گِن گِن
مرتی جاؤں پل چھِن پل چھِن
من کا روگ تمہاری پوجا
تم سا اور کوئی نا دوجا
پیاسی ہیں ساری آشائیں
آنسو کب تک پیاس بجھائیں!
مجھ سے میرا سب کچھ لے لو
لیکن اِتنا دان تو دے دو
آنکھوں کے دو کاسے بھر دو
خواب ادھورے پورے کر دو
میں رادھا اور تم گردھاری
نِسدن دیکھوں راہ تمہاری

○

○

دیس ہوا پردیس

کون ہمیں پہچانے اپنے بھی بیگانے
ملنے سے کترائیں اب تو سامنے آئیں
بدل بدل کر بھیس
دیس ہوا پردیس

کیسے کیسے مکھڑے دے گئے دل کو دکھڑے
کس کو پاس بلائیں ہر سو سائیں سائیں
کوئی نہیں سندیس
دیس ہوا پردیس

سب کچھ دان میں دے کر چمٹا ہاتھ میں لے کر
دیتے پھریں دعائیں سادھو ہی بن جائیں
ہم بھی بڑھا لیں کیس
دیس ہوا پردیس

○

○

چلو ہم چلیں لے کے ہاتھوں میں ہاتھ
محبت محبت محبت کے ساتھ
یہ نفرت کی باتیں بہت ہو چکیں
اندھیروں میں گھاتیں بہت ہو چکیں
کھلے دن کہ راتیں بہت ہو چکیں
چلو ہم چلیں لے کے ہاتھوں میں ہاتھ
محبت محبت محبت کے ساتھ

ابھی تو ہیں کانٹے بہت راہ میں
ہے بازی پیادے میں اور شاہ میں
مگر زور ہے اور ہی چاہ میں
چلو ہم چلیں لے کے ہاتھوں میں ہاتھ
محبت محبت محبت کے ساتھ

محبت ہماری کبھی ہو نہ کم
وہ خوشیاں بکھیریں کہ مٹ جائیں غم
محبت یہ کہتی ہے جیتیں گے ہم
چلو ہم چلیں لے کے ہاتھوں میں ہاتھ
محبت محبت محبت کے ساتھ

○

○

وہ آئے گا، وہ آئے گا
دل کہتا ہے، دل کہتا ہے
وہ جو اپنے خوابوں میں ہے
جس کا روپ گلابوں میں ہے
بارش اور سحابوں میں ہے
وہ آئے گا، وہ آئے گا
دل کہتا ہے، دل کہتا ہے

وہ ہے اپنا میت پرانا
پھر بھی ہے کتنا انجانا
جو ہے سانس کا تانا بانا
وہ آئے گا، وہ آئے گا
دل کہتا ہے، دل کہتا ہے

جس کے لئے دکھ درد سہے ہیں
دریا دریا نیر بہے ہیں
جس کا رستہ دیکھ رہے ہیں
وہ آئے گا، وہ آئے گا
دل کہتا ہے، دل کہتا ہے

○

○

سندر سندر نین جھروکے

جی کرتا ہے زینہ زینہ میں تیرے سینے میں اتروں
لے کر اپنے پیار کی خوشبو میں دھڑکن دھڑکن میں بکھروں
کوئی نہ مجھ کو روکے ٹوکے
سندر سندر نین جھروکے

میں تیرے دل کی نگری میں ارمانوں کے دیئے جلاؤں
سوئے دل میں پیار جگا کر تیرے گلے میں مَیں ڈال آؤں
موتی موتی ہار پرو کے
سندر سندر نین جھروکے

کیسی ہے یہ دل کی نگری! اس کے اندر جا کر دیکھوں
کوئی دکھ کا چور نہ آئے ایسا شہر بسا کر دیکھوں
میں اس کا رہ جاؤں ہو کے
سندر سندر نین جھروکے

○

○

یہ گیت ہے گاؤں کے جھرنے کا

پہچان یہ اپنے گاؤں کی گاؤں کی ٹھنڈی چھاؤں کی
چھاؤں کی پریم براتوں میں اک دوجے کا دم بھرنے کا
یہ گیت ہے گاؤں کے جھرنے کا

یہ گیت محبت ہے اپنی یہ عزت، غیرت ہے اپنی
یہ ہم کو بتاتا رہتا ہے کیا کام ہے اپنے کرنے کا
یہ گیت ہے گاؤں کے جھرنے کا

سب مسجد مندر ہیں اس میں سارے ہی سمندر ہیں اس میں
اس کے سنگیت کی موجوں میں ہر بھید ہے پار اترنے کا
یہ گیت ہے گاؤں کے جھرنے کا

یہ جتنی پیاس بجھاتا ہے اتنی ہی پیاس بڑھاتا ہے
یہ پیاس ہے اپنی چاہت کی یہ ساتھ ہے جینے مرنے کا
یہ گیت ہے گاؤں کے جھرنے کا

○

○

کنگلے گھر گھر قید ہیں لیکن دھن والے آزاد
اک اک کرکے سارے پرندے بھول گئے پروازیں
یوں لگتا ہے جیسے ساز میں ڈوب گئی آوازیں
ایک چھنا چھن پیسے کی ہے باقی سب ناشاد
کنگلے گھر گھر قید ہیں لیکن دھن والے آزاد

پلک جھپک میں بنتے جائیں کیا کیا محل دومحلے!
ان کی صورت دیکھ کے اپنا جی کیا بہلے!
دھنوانوں کے چین کی خاطر کتنے گھر برباد!
کنگلے گھر گھر قید ہیں لیکن دھن والے آزاد

پیسے کی ساری دنیا ہے پیسے کی سرداری
کنگلے اپنا تن من ہاریں جیتیں کھیل' جواری
جن کی جیب ہے خالی ان کی کون سنے فریاد!
کنگلے گھر گھر قید ہیں لیکن دھن والے آزاد

○

(احمد شمیم کی یاد میں)

تم کیوں اتنا یاد آتے ہو!
تم نے کیا جادو مجھ پہ کیا کیوں میں اب تک دیوانہ ہوں
جو ختم کبھی ہوتا ہی نہیں میں پیار کا وہ افسانہ ہوں
جگنو بن کر لہراتے ہو
میں ہاتھ بڑھاتا ہوں اپنے
تو کیوں تم چھپ چھپ جاتے ہو!
تم کیوں اتنا یاد آتے ہو!

وہ بھی کیا خوب زمانہ تھا تم ہنستے اور ہنساتے تھے
رہتے تھے جھولوں پھولوں میں ہر سو خوشبو پھیلاتے تھے
اور اب، جب سامنے آتے ہو
کیوں مجھ کو دیکھتے ہی پیارے
تم روتے اور رلاتے ہو!
تم کیوں اتنا یاد آتا ہو!

میں لاکھ بھلانا چاہوں بھی تو تم کو بھول نہیں سکتا
تم پھول ہو میرے مَیں تم بِن جھولوں میں جھول نہیں سکتا
روٹھو بھی تو من جاتے ہو
میں جب بھی ٹھوکر کھاتا ہوں
تم آ کر راہ دکھاتے ہو
تم کیوں اتنا یاد آتے ہو!

○

○

جب آنکھیں باتیں کرتی ہیں
آنکھوں کے جھروکوں سے دل میں اس ان دیکھی سی محفل میں
شبنم شبنم رس بوندنیاں کرنوں کے ساتھ اترتی ہیں
جب آنکھیں باتیں کرتی ہیں

ہر راحت کا ریشم لے کر ہر چاہت کا مرہم لے کر
جو دل کو دیئے ہیں دنیا نے وہ سارے گھاؤ بھرتی ہے
جب آنکھیں باتیں کرتی ہیں

کیسی کیسی صبحیں شامیں ہیں ہر آشا، ہر رچنا میں
جو رنگوں اور امنگوں سے ہر پل، ہر آن سنورتی ہیں
جب آنکھیں باتیں کرتی ہیں

○

○

ساون گائے میگھ ملہار
ہونٹوں پر ہے دیپک راگ
سینے میں پھر بھڑکی آگ
انسون سے اکھیاں شاداب
نیچے سب دھرتی سیراب
اوپر بادل کا چھتنار
ساون گائے میگھ ملہار

جنم جنم اپنا بن باس
پل پل بڑھتی جائے پیاس
چھم چھم چھم برسات کے ساتھ
لینے آیا ہاتھ میں ہاتھ
کون یہ نٹ کھٹ من کے دوار!
ساون گائے میگھ ملہار

سدا بہار یہ اپنے گیت
سب ہے روح کا سُر سنگیت
دھڑکن سنگ یہ ڈولے کون!
ہولے ہولے بولے کون!
جُگ جُگ جیوے اپنا پیار
ساون گائے میگھ ملہار

○

○

روپ کے ہیں کیا کیا بہروپ
دھوپ میں چھاؤں،چھاؤں میں دھوپ
روپ کرے جب روپ سنگار
چھم چھم چھم چھم ناچے نار
سانجھ لگے گھونگھٹ کے اوٹ
کوئی نہ دیکھے من کا کھوٹ
پریتم ہی بیری نکلا
پریت کے من میں کھوٹ بھرا
لے کر آیا بیچ بزار
چمکایا اپنا بیوپار
چاروں اور مچی ہے لُوٹ
جھوٹ بھی سچ ہے سچ بھی جھوٹ
روپ کے ہیں کیا کیا بہروپ!
دھوپ میں چھاؤں،چھاؤں میں دھوپ

○

○

راج سنگھاسن ڈولے

قدم قدم پر کیا کیا آفت بڑھ کر رستہ روکے
مرنے کی سب کو آزادی کون کسی کو ٹوکے
تازہ ہوائیں آئیں کہاں سے بند ہیں نور جھروکے
صبح سویرے اک اک پنچھی ایک ہی بولی بولے
راج سنگھاسن ڈولے

دل میں برپا ایک قیامت کان میں شائیں شائیں
دکھ دریا کا کون کنارا جانے کب سکھ پائیں
کشتی والے پل پل سوچیں ہم سب ڈوب نہ جائیں
مانجھی کو کب راس آئیں گے اپنے یہ ہچکولے!
راج سنگھاسن ڈولے

کہاں کہاں سے چُن کر لائیں کیسے کیسے موتی!
کوئی آنکھوں کی بینائی کوئی من کی جوتی
کیوں لاتا یہ گھور اندھیارے اس کو قدر جو ہوتی
بے دردی نے ہیرے موتی کیوں مٹی میں رولے!
راج سنگھاسن ڈولے

○

○

کتنی دیر جئیں گے!
کتنی دیر جئیں گے!
ستر سال کی عمر میں ہم نے کیا کیا کچھ نہیں دیکھا!
کس کس کو نہیں چاہا ہم نے کس کس کو نہیں پرکھا!
کن کس دکھ پر ہم نہیں روئے' اپنا دل نہیں دھڑکا!
زخموں سے سینہ ہے چھلنی' کتنے زخم سئیں گے!
کتنی دیر جئیں گے!
کتنی دیر جئیں گے!
چاند اور سورج چھُو لیں گے ہم کیا کیا خواب تھے اپنے!
چہکاروں سے' مہکاروں سے دل شاداب تھے اپنے
ہر سو کانٹے ہی کانٹے تھے' پھر بھی گلاب تھے اپنے
سچ ہی کہا تھا' سچ ہی کہا ہے' سچ کا زہر پئیں گے
جتنی دیر جئیں گے
کتنی دیر جئیں گے!
کتنی دیر جئیں گے!

○

○

تو دل دھڑکن کی راگنی تجھے رکھوں دل کے ساتھ
جنم جنم کا ساتھ ہے اپنا تو رادھا میں شام
میں تیرے جیون کی شوبھا' تو میرا انعام
میرا تو جو کچھ بھی ہے وہ سب ہے تیرے نام
میں ساز ہوں تو سُر ہے مرے ہاتھ میں تیرا ہاتھ
تو دل دھڑکن کی راگنی تجھے رکھوں دل کے ساتھ

من کے دریچے سے لپٹی تو سبز سنہری بیل
ہم دونوں کی آوازوں میں سات سُروں کا میل
جس میں جدائی کوئی نہیں من سرگم ایسا کھیل
ہم دھڑکیں تو گھر گھر اترے نغموں کی بارات
تو دل دھڑکن کی راگنی تجھے رکھوں دل کے ساتھ

تو میری اپنی دھرتی ہے میں تیرا آکاش
تیرے دل کی قاش کے اندر میرے دل کی قاش
جنم جنم کی سانجھ ہوئی ہے تیری مری تلاش
اپنے سُروں میں گھل مل جائے یہ دن اور یہ رات
تو دل دھڑکن کی راگنی تجھے رکھوں دل کے ساتھ

○

( )

فردوس کی تصویر ہے کشمیر کی وادی
وہ وقت کہ ہر گاؤں تھا' ہر شہر تھا آباد
کس کس کے ہر انداز نے ہم کو کیا برباد!
ہر گھر میں ہے ماتم تو ہر اک لب پہ ہے فریاد
جل بجھ گئی ہر چیز' مگر ہم ہیں تو پھر بھی
فردوس کی تصویر ہے کشمیر کی وادی

سارے نکل آئے ہیں سرِ کوچہ و بازار
اب ختم کرو ظلم کا' یہ جبر کا بیوپار
یہ سر نہ جھکے گا کہ ہے اب جو بھی سرِ دار
کہتا ہے یہی' پھول سی ہے جاں بھی اسی کی
فردوس کی تصویر ہے کشمیر کی وادی

کس کس کی یہاں دوڑ ہے کس کس کا یہاں شور!
ہم کو ہے خبر ظلم کی کس ہاتھ میں ہے ڈور!
آزادی کی آواز میں کتنا ہے مگر زور!
خوشبو کی طرح پھیل تو زندوں کی طرح جی
فردوس کی تصویر ہے کشمیر کی وادی

○

میں نے تیرے کنگن پہنے
نئی نویلی دلہن بن کر آج بجنوا کے گھر آئی
ساس سسر، دیور، نندوں نے کیسی کیسی راس رچائی!
کیسے میں نے بھی شرما شرما کر سارے بندھن پہنے!
میں نے تیرے کنگن پہنے
تیرے پیار کی ساری شکتی میرے دل میں آن بسی ہے
تیری سانسوں کی خوشبو میری سانسوں میں رچی ہوئی ہے
جیسے میں ساجن کو اوڑھوں مجھ کو میرا ساجن پہنے
میں نے تیرے کنگن پہنے
میں جس جس گھر میں بھی جاؤں تجھ کو اپنے ساتھ ہی رکھوں
تجھ سے جدا کیسے ہو جاؤں ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہی رکھوں
تو دولہا، میں تیری دلہن، تجھ کو میرا تن من پہنے
میں نے تیرے کنگن پہنے
میری محبت کے گلشن میں مہکے کتنے پھول وفا کے
حسن و ادا کے، رنگِ حنا کے، ساز و صدا کے، دستِ صبا کے
میں نے یوں کنگن پہنے ہیں جیسے سدا سہاگن پہنے
میں نے تیرے کنگن پہنے

○

○

بے موسم سا یہ موسم
دلدار بہار کی خوشبو نا اِس میں حسن خزاں کا
بھیگی برسات کی چھم چھم نا دھوپ میں روپ جہاں کا
نا پیار کا میٹھا سرگم ۔
بے موسم سا یہ موسم

یہ پل پل زخم کریدے یہ کتنا درد بڑھائے!
میں روز اجالے مانگوں یہ لائے اندھے سائے
کتنا ہی نہیں اپنا غم
بے موسم سا یہ موسم

جذبوں کا قاتل موسم جائے تو خوشبو آئے
خوشبو پھیلے تو دل میں چھم چھم کرتی تُو آئے
لہرائے پیار کا پرچم
بے موسم سا یہ موسم

○

○

کیا ایسی مجھ سے بھول ہوئی! کیوں تم نے اکیلا چھوڑ دیا!
تم میرے من کی جوتی ہو تم پھول' ستارا' موتی ہو
میں نے تو تمہیں اتنا چاہا آنکھوں میں' سینے میں رکھا
تم نے اتنی بے دردی سے کیوں دل کا شیشہ توڑ دیا!
کیا ایسی مجھ سے بھول ہوئی! کیوں تم نے اکیلا چھوڑ دیا!

خود دل کا لٹایا تاج محل کاہے کو بسایا راج محل!
کیا حال کیا ارمانوں کا! پروانوں کا' نادانوں کا!
کیوں پیار کا کندن راکھ کیا! ہر رشتہ لوبھ سے جوڑ دیا
کیا ایسی مجھ سے بھول ہوئی! کیوں تم نے اکیلا چھوڑ دیا!

من جوگی ہے' تن روگی ہے یہ میں نے سزا کیا بھوگی ہے!
سب لٹے پٹے انسانوں کے اس جوگ میں بھید زمانوں کے
سانچے میں ڈھلے تو دل نے مجھے اک نیا نویلا موڑ دیا
میں جان گیا پہچان گیا
کس کارن مجھ سے بھول ہوئی
کیوں تم نے اکیلا چھوڑ دیا!

○

○

میرا کے بھگوان

میرے دل میں جھانک دیکھ ہے کیسی آگ!
تیرے سکھ کا بھید میرے دکھ کا راگ
آنکھ اٹھا پہچان
میرا کے بھگوان

چھوڑ کے سب سنسار تجھ سے لگائی پریت
توڑ نہ میرا دل یہ نہیں تیری ریت
کیوں ہے چُپ، حیران!
میرا کے بھگوان

آرتی میں ہیں پھول تیرے بِنا یہ دُھول
پیار کی یہ خوشبو اس میں، میں اور تُو
دونوں ایک سمان
میرا کے بھگوان

ہاتھ میں دے دے ہاتھ جنم جنم کا ساتھ
تجھ بِن سُونی سیج خالی ہاتھ نہ بھیج
کب ہو گا نِردان!
میّرا کے بھگوان

میرے گلے کا ہار تیرا پہلا پیار
سینے میں ہیجان ہونٹوں پر مُسکان
یوں تو نہ بَن انجان
میّرا کے بھگوان

○

○

برگد کی چھاؤں میں بیٹھیں

تُو آکاش ہے تُو برگد ہے کتنا اونچا تیرا قد ہے
کتنی ہیریں، کتنے رانجھے جن کے سارے دکھ سکھ سانجھے
آ کر تیرے پاؤں میں بیٹھیں
برگد کی چھاؤں میں بیٹھیں

تیری سوچ ہے بڑی گھنیری دل میں بھی ہے گھنی دلیری
شانتی مانگیں، بھگتی مانگیں سب تجھ سے ہی شکتی مانگیں
رشیوں، داناؤں میں بیٹھیں
برگد کی چھاؤں میں بیٹھیں

میدانوں باغوں کا جادو کھیتوں کھلیانوں کی خوشبو
اک اک بات میں کیا کیا کچھ ہے! تیری ذات میں کیا کیا کچھ ہے!
شہر میں، بن میں، گاؤں میں بیٹھیں
برگد کی چھاؤں میں بیٹھیں

ہری بھری فصلوں کی خاطر سب صدیوں نسلوں کی خاطر
تو نے کتنی دھوپ سہی ہے! پھر بھی سچی بات کہی ہے
جنم جنم اس ناؤں میں بیٹھیں
برگد کی چھاؤں میں بیٹھیں

○

○

میں ایک اکیلا پنچھی
میری تنہائی کی رچنا مجھ میں سمائی ایسے
سب کونجوں میں رہ کر بھی اک کونج جدا ہو جیسے
جیسے لے کر ساتھ اڑے سپنوں کی بیلا' پنچھی
میں ایک اکیلا پنچھی

جنگل' بیلے، صحرا ، کہساروں پر مری اڑانیں
سارے مجھ سے پیار کریں سب مجھ کو اپنا جانیں
سب کے لئے میں تنہا ہو کر بھی البیلا پنچھی
میں ایک اکیلا پنچھی .

دُور افق کے پار اُڑوں پھر اُڑ کر واپس آؤں
کیسے کیسے بھید بھرے رنگوں کے گیت سناؤں
نئے پرانے ہر موسم کا نیا نویلا پنچھی
میں ایک اکیلا پنچھی

○

○

پھولوں کا بس ایک ہی موسم
دل کے موسم سارے۔
وصل کی گرمی من گرمائے ہجر کی سردی تجھے بلائے
آنکھوں سے بھی برکھا برسے پت جھڑ میں بھی جیوڑا ترسے
روح کی شکتی بن جاتے ہیں
آ آ کر غم سارے
پھولوں کا بس ایک ہی موسم
دل کے موسم سارے
چہرے پر ہے حسن خزاں کا اور بہار سا رنگ زباں کا
برکھا سے تن من ڈھل جائیں پت جھڑ کی سب پیاس بجھائیں
اتریں، سنوریں، نکھریں بکھریں
چھم چھم چھم چھم سارے
پھولوں کا بس ایک ہی موسم
دل کے موسم سارے

چاند ستاروں کی باراتیں شبنم سے پھولوں کی باتیں
شام سحر کی ساری بہاریں خوشیاں بانٹیں، زخم ابھاریں
رنگ جمائیں، کھل کھل جائیں
جیسے پرچم سارے
پھولوں کا بس ایک ہی موسم
دل کے موسم سارے

○

مصنف: جمیل ملک
ولادت: راولپنڈی
تعلیم: ایم۔ اے اردو، ایم۔ اے فارسی، بی ایڈ، ڈپلوما صحافت (پروفیسر ریٹائرڈ)

تصانیف:

۱. سروِ چراغاں (غزل)
۲. طلوعِ فردا (نظم)
۳. ندیم کی شاعری فکر، فن، شخصیت (تنقید)
۴. پردۂ سخن (غزل)
۵. پسِ آئینہ (نظم)
۶. شاخِ سبز (غزل)
۷. سجری چھاں (پنجابی شاعری)
۸. خورشیدِ جاں (نظم)
۹. صدف ریزے (ہائیکو)
۱۰. ادبی منظر نامے (تنقیدی مضامین)
۱۱. اوصاف (حمد و نعت)
۱۲. جھروکے (گیت)

زیرِ ترتیب:

(۱۳) تنقیدی مضامین (۱۴) غزلیں (۱۵) ہائیکو (۱۶) نظمیں (۱۷) پنجابی شاعری

اعزازات:

۱. بہترین استاد کا ایوارڈ (ڈائریکٹوریٹ کینٹ اینڈ گیریژن تعلیمی ادارے پاکستان)۱۹۸۱
۲. آدم جی ادبی ایوارڈ(پاکستان رائٹرز گلڈ "پسِ آئینہ" شعری مجموعہ) ۱۹۸۴ء
۳. نقوش ایوارڈ، بہترین شاعری ۱۹۸۷ء
۴. وثیقۂ اعتراف: مادرِ علمی گارڈن کالج راولپنڈی کی طرف سے (پچاس سالہ علمی اور ادبی خدمات) ۱۹۹۵ء .
۵. رائٹرز کلب ایوارڈ (پچاس سالہ حُسنِ کارکردگی) (ادب و شاعری) ۱۹۹۶ء
۶. پی ایف آئی رمارگلہ رائٹرز اسلام آباد کی طرف سے ایوارڈ (زندگی بھر کی علمی و ادبی خدمات) ۱۹۹۷ء

تذکرے اور کوائف:

۱۹۷۰ء کی دہائی میں اشاعت پذیر ہونے والی انتھلوجز میں
۱. "انٹرنیشنل ہو از ہو آف پوئٹری" (۲) "من آف اچیومنٹس" (۳) "انٹرنیشنل ہوز ہو آف انٹیلیکچولز، انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر (انگلینڈ)

جمیل ملک ہمارے وہ حوصلہ مند قلم کار ہیں جو شعر و ادب کے میدان میں کوئی نصف صدی سے زیادہ، قلم کو شمشیر بنا کر جو نکھی لڑ رہے ہیں۔ کیا مجال جو ان پر تھکن نے غلبہ پایا ہو یا ان کے قلم نے کبھی ستانے کی ضرورت محسوس کی ہو۔ جیسے ایک عبادت گزار بغیر کسی ناغے کے عبادت میں ایک سرور محسوس کرتا ہے، جمیل ملک بھی ادبی تخلیقات کو عبادت کے مقام تک لے گئے ہیں۔ نہ کوئی تھکن نہ جمود، ایک عظمت سر بسجود۔ انہوں نے ابتدائے نگارش سے جس لگن کو سینے سے لگایا تھا، وہ آج بھی اس سے بغل گیر ہیں۔ کیا شاعری، کیا تنقید نگاری، دونوں میں ان کا قلم یکساں رفتار سے رواں دواں ہے۔ وہ کئی شعری مجموعوں کے خالق ہیں اور کئی نثری مرقعے ان کی مشاقیِ فن کے گواہ ہیں۔ مجھے یاد ہے ان کا پہلا گیت، ۱۹۴۷ء میں "بادل میں اک تارا چمکے" میری ہی ادارت میں ماہنامہ "ادب لطیف" کی زینت بنا تو اسے ہر طرف سراہا گیا بلکہ اس سال کے بہترین انتخاب میں بھی اس گیت کو شامل کیا گیا۔ اب اتنے برس گزرنے کے بعد مجھے اس حیرت انگیز خوشی کی نوید ملی ہے کہ جمیل کے گیتوں کا مجموعہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ خوشخبری جہاں تک پہنچے گی، اہلِ ذوق بڑے اشتیاق سے سنیں گے اور جمیل کے گیتوں کے اس مجموعے کی بھی اتنی ہی قدر کریں گے جتنی وہ ان کے اب سے پہلے شائع ہونے والے نظموں، غزلوں، ہائیکو، حمد و نعت اور پنجابی شاعری کے مجموعوں کی قدر کرتے آئے ہیں۔

جمیل ملک نے اپنے گیتوں میں نئے ہیئتی تجربوں اور لفظوں میں ایک نئی غنائیت کی بنیاد رکھ کر خیالوں کو نئے معنوں سے آراستہ کیا ہے۔ بلاشبہ ان کی نصف صدی سے بھی زائد فنی ریاضت کا یہی تقاضا تھا۔

قتیل شفائی

لاہور

۸ جون ۱۹۹۷ء